عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | یکم تا ۷ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۱۵

مسئلہ ختم نبوت و اجرائے نبوت پر قادیانی شبہات کے جوابات

اسلام میں عورت کا مقام

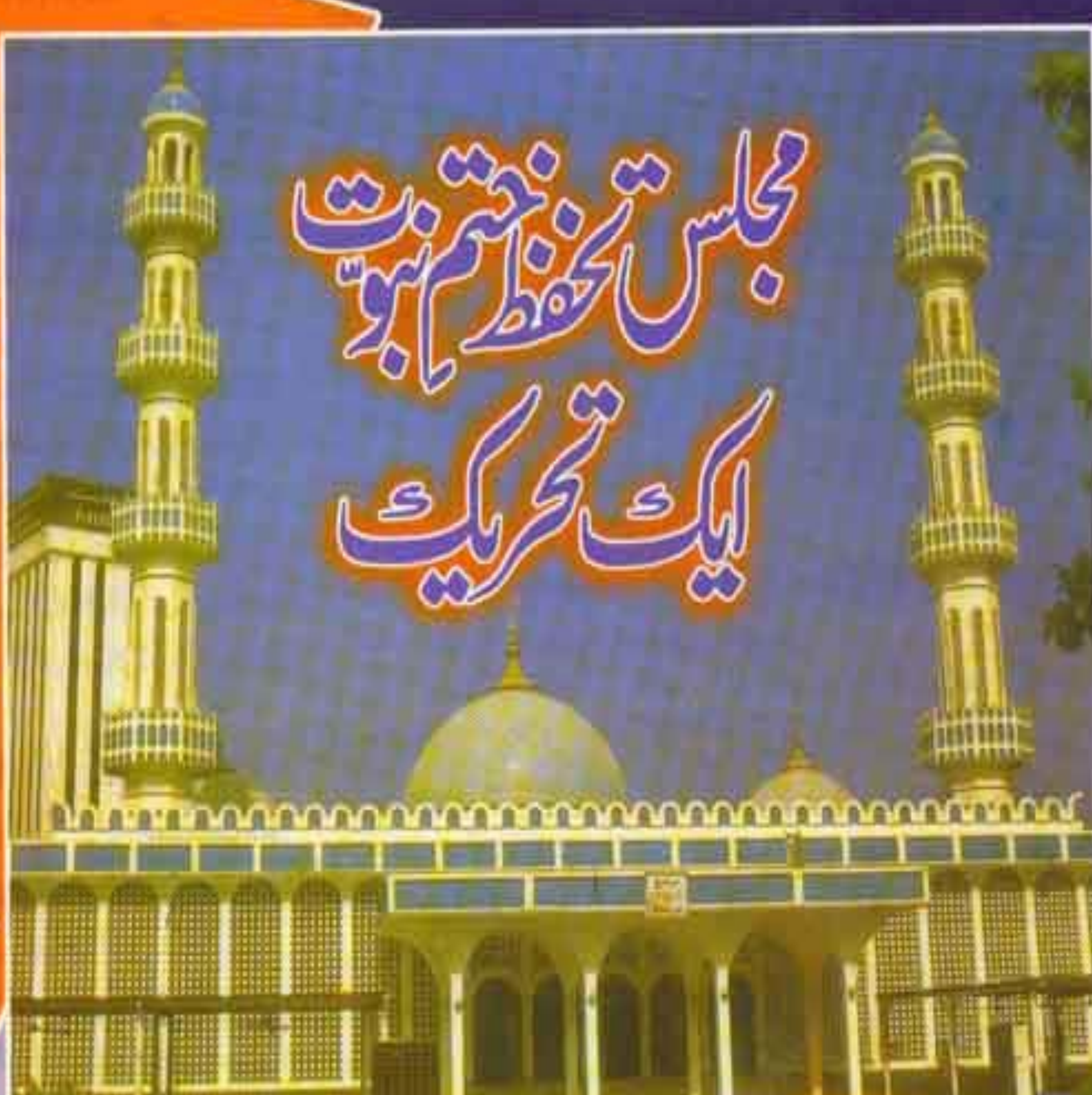

ایک نومسلم کی حیرت انگیز داستان

قیمت: ۵ روپے

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

بددیانت درزی اور ناحق زکوٰۃ لینے والے کی امامت :

س...... ایک صاحب مالدار (صاحب نصاب) ہیں وہ بجائے زکوٰۃ دینے کے زکوٰۃ لیتے ہیں اور امامت کرتے ہیں ایک صاحب بہت جھوٹ بولتے ہیں اور امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

ایک صاحب درزی ہیں یا کٹن میکر ہیں اور ضرورت سے زیادہ کپڑا لیتے ہیں یعنی جتنا لیتے ہیں اتنا لگاتے نہیں چالیتے ہیں بعض صورت میں نئے کی جگہ پرانا مال اندر لگا دیتے ہیں اور نیا چالیتے ہیں اور امامت بھی کراتے ہیں۔ کیا ایسے اماموں کے پیچھے نماز درست ہے؟

ج...... مالدار (جس پر زکوٰۃ واجب ہے) کا زکوٰۃ لینا جھوٹ بولنا اور درزی کا کپڑا چھپانا اور خیانت کرنا یہ سب گناہ ہیں اور ان کا مرتکب فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عہدہ امامت عزت و احترام کا منصب ہے جس کا فاسق اہل نہیں۔ اس لئے ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے۔

فاسق امام اور اس کے حمایتی متولی کا حکم :

س...... جو امام پانچ وقت نماز پڑھائے، خطیب ہو، اور عیدین کی نماز بھی پڑھاتا ہو اور داڑھی صرف سوا انچ کے قریب ہو اور باوجود مقتدیوں کے اصرار کے پوری داڑھی نہ رکھتا ہو اور یہ کہے کہ شادی کے بعد پوری داڑھی رکھوں گا کیا ایسے امام کی امامت درست ہے؟ کیا نماز باجماعت ہو جاتی ہے مسجد کے متولی بضد ہیں کہ اسی کو امام رکھوں گا یہ کم تنخواہ لیتا ہے۔

ج...... یہ امام، حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل محلّہ کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور امام رکھیں اور اگر متولی ایسے امام کے رکھنے پر بضد ہے تو وہ بھی معزول کئے جانے کے لائق ہے۔ لوگوں کی نمازیں غارت کرنے والے کو مسجد کا متولی بنانا جائز نہیں۔

گناہ کبیرہ کرنے والے کی امامت :

س...... ایک شخص نے گناہ کبیرہ کیا اور لوگوں میں بدنام ہو گیا کیا وہ شخص بحیثیت امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ اگر وہ شخص بحیثیت مقتدی میرے برابر کھڑا ہو تو کیا میری اور باقی نمازیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ جبکہ تمام نمازیوں کو اس بات کا علم ہے کیا ہم اس سے دعا سلام رکھ سکتے ہیں، کیا ہم کسی تقریب میں اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں، کیا بعد نماز عید گلے مل سکتے ہیں؟

ج...... گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر توبہ کرکے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرلے تو اس کا امام بنانا جائز ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو اس کے نماز میں شامل ہونے سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹتی اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی جائز ہے۔ کسی مسلمان کو ایسا ذلیل سمجھنا خود گناہ کبیرہ ہے۔

ولد الحرام اور بدعتی کی امامت :

س...... بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

ج...... فاسق، مبتدع اور ولد الحرام کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ بشرطیکہ بدعتی کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو ورنہ اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔

مسجد میں تصویر کشی کرنے والے کی امامت :

س...... مسجد کی تقریب میں امام کے حکم پر ان کا معاون تصویر کشی کرتا ہے، منع کرنے پر امام کا حوالہ دیتا ہے بعد ازاں امام صاحب دوسرے دن قسم کھا کر انکار کرتے ہیں کیا یہ فعل درست ہے اور ایسے امام کا کیا حکم ہے؟

ج...... تصویر بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ ملوث کرنا حرام اور سخت گناہ ہے اگر یہ حضرات اس سے اعلانیہ توبہ کا اعلان کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کرکے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو ٹھیک ورنہ ان حافظ صاحب کو امامت اور تدریس سے الگ کر دیا جائے ان کے پیچھے نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔

قاتل کی اقتدا میں نماز :

س...... قاتل کے پیچھے چاہے وہ قید میں ہو یا آزاد ہو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں اکثر قاتل لوگ نماز پڑھاتے ہیں؟

ج...... قاتل کے پیچھے نماز جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "صلوا خلف کل بر وفاجر" یعنی ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ اگر قاتل نے اپنے گناہ سے توبہ کرلی ہو تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔

جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز :

س...... جس کمپنی میں ہم کام کرتے ہیں وہاں کی مسجد میں کسی پیش امام کا مستقل بندوبست نہیں ہے۔ ایک صاحب ہیں جو کہ ظہر کی نماز اکثر پڑھاتے ہیں، میں ان کو قریب سے جانتا ہوں جھوٹ بولتے ہیں ذرا سی بات پر ناراض ہو کر انتہائی غلیظ گالیاں بکتے ہیں۔ آپ سے صرف اتنی عرض ہے کہ کیا اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، جو کہ غیبت کرتا ہو، گالیاں بکتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو؟

ج...... ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے مگر تنہا نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ یکم تا ۷ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ مطابق یکم تا ۷ ستمبر ۲۰۰۰ء ☆

جلد ۱۹ — شمارہ ۱۵

☆ بیادگار ☆

- ☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- ☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- ☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
- ☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- ☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
- ☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- ☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
- ☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- ☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب کی دفتر کراچی تشریف آوری (اداریہ) 4
- خالص توحید کسے کہتے ہیں؟ .... (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 6
- مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تحریک .... (حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری) 8
- مسئلہ ختم نبوت! شبہات کے جوابات .... (حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 13
- اسلام میں عورت کا مقام .... (ابو محمد حنیف) 16
- ایک نومسلم کی حیرت انگیز داستان .... (مولانا ضمیر الدین قاسمی) 18
- قادیانی امت کا گھناؤنا کردار .... (جناب راؤ شمشیر علی خان) 20
- اخبار ختم نبوت 22

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۱۸۹۹۱
کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی کراچی دفتر میں تشریف آوری

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے متعلقین پردست شفقت اوراصل قاتلوں کی جلد گرفتاری کا مطالبہ

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم ۲۰ /اگست کی شام جب عمرہ اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے کراچی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان، قاری شیر افضل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نعیم امجد سلیمی، محمد انور رانا، جمال عبدالناصر، سید اطہر عظیم، کیپٹن خالد اور دیگر معزز اکابرین اور جاں نثاران ختم نبوت نے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ حضرت اقدس جیسے ہی لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو ایک روحانی کیفیت ایئرپورٹ پر چھاگئی۔ آپ کے نورانی چہرہ کی زیارت سے کارکنوں کے دل میں اطمینان کی ایک عجیب کیفیت اور سرور کے جذبات موجزن ہوگئے۔ احباب دیوانہ وار آپ سے مصافحہ اور معانقہ کرتے رہے اور حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اپنی پرسوز دعاؤں کے موتی ہر ایک پر نچھاور کرتے رہے۔ کیپٹن خالد صاحب کے مکان پر تشریف لے جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہونے سے قبل آپ نے جاں نثاران ختم نبوت اور مریدین کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے اجتماعی دعا فرمائی۔ حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی جو حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی آخری تالیف "المعتمد فی المعتقد" (مصنفہ حافظ فضل اللہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ) کے ترجمے کی تکمیل فرمارہے ہیں' ان کے لئے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست کی گئی۔ اگرچہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہر ساتھی اپنے شیخ کی نصیحت کے مطابق کام میں جڑا ہوا ہے مگر ان میں سے ہر ایک حسرت ویاس کی تصویر بنا ہوا ہے۔ ان ساتھیوں کو حوصلہ افزائی اور سرپرستی سے اس سوگواری کی کیفیت سے نکالا جاسکتا تھا۔ حضرت اقدس شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم جو شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ذوق سے آراستہ ہیں اور جن کی پوری زندگی عزیمت اور حوصلہ سے عبارت ہے، اور آپ کی دن رات مجاہدانہ زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے' وعدہ کے مطابق ۲۱ /اگست کو پونے تین بجے حرمین شریفین روانگی سے چار گھنٹہ قبل صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد' کیپٹن خالد صاحب کے علاوہ دسیوں مریدین کے جھرمٹ میں دفتر تشریف لائے تو کارکنوں کے مردہ دلوں میں جان آگئی۔ دفتر ختم نبوت کراچی خوشیوں کا گہوارہ بن گیا، روٹھی ہوئی مسرت نے دوبارہ حضرت دامت برکاتہم کے ہمراہ دفتر ختم نبوت میں قدم رکھا۔ روحانیت اور انوارات کا ایک سیلاب جیسے دفتر ختم نبوت میں در آیا۔ مرشد العلماؒ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ جو فرمایا کرتے تھے کہ: "ختم نبوت کا مسند نشین، قطب اور ولایت کے درجے پر فائز ہوتا ہے" اس کا مشاہدہ ہماری گناہگار آنکھیں کھلے طور پر کررہی تھیں۔ اگر کمی تھی تو صرف مرشد العلماؒ حضرت اقدس شہید ختم نبوتؒ کی۔ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین، مریدین وغیرہ حضرت امیر مرکزیہ کی آمد سے اپنے اندر ایک نیا جوش' ولولہ اور جذبہ پیدا ہوتا ہوا محسوس کررہا تھے، مردہ دلوں میں تازگی اور روحانیت پیدا ہورہی تھی۔ یہ محفل ایسی یادگار محفل تھی جس نے مرشد العلماؒ حضرت اقدس شہید رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثاروں میں نئی روح پھونک دی اور اداسی کو فرحت میں تبدیل کردیا، ہر فرد اپنے سر پر ایک مضبوط اور عظیم سایہ شفقت محسوس کرنے لگا۔ حضرت شہیدؒ کے صاحبزادگان حافظ محمد سعید لدھیانوی اور حافظ عتیق الرحمن لدھیانوی نے اپنے ہاتھ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے ہاتھ میں دے کر حضرت شہید ختم نبوتؒ کے مشن کو زندہ رکھنے کا عہد کیا تو حضرت دامت برکاتہم نے صاحبزادہ مولانا محمد طیب لدھیانوی اور صاحبزادہ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کو سینہ سے لگاکر پرسوز دعائیں دیں۔ مولانا سعید احمد جلالپوری، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا نعیم امجد سلیمی،

ختم نبوۃ

سید اطہر عظیم، قاری شیر افضل خان، قاری محمد عثمان اور دیگر تمام متعلقین نے اپنے ہاتھوں کو حضرت دامت برکاتہم کے مبارک ہاتھ میں دے کر اپنی زندگی کی باگ ڈور حضرت دامت برکاتہم کے حوالہ کردی۔ حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو نئے سرے سے تروتازہ کردیا اور کارکنوں کو یقین ہوگیا کہ حضرت شہیدؒ کا مشن جاری رہے گا اور انشاء اللہ العزیز حضرت شہیدؒ کے اصل قاتل گرفتار بھی ہوں گے۔ اس موقع کی مناسبت سے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے تمام علمأ کرام کی وساطت سے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اصل قاتلوں کو گرفتار کرکے سخت سزائیں دیں۔

قادیانی لیڈر مرزا طاہر کے بلند بانگ دعوے اور حقیقتِ حال (۴)

اب آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کے تیسرے جھوٹے خلیفہ مرزا ناصر احمد کے بلند بانگ دعوؤں اور ان کی حقیقت کی طرف۔

مرزا طاہر کی طرح مرزا ناصر بھی اپنے دور کو قادیانیت کے عروج کا دور سمجھتا رہا اور اس کے نزدیک بس پاکستان میں قادیانیت کی حکومت آیا ہی چاہتی تھی لیکن اس کے دعوے کا کیا حشر ہوا؟ ملاحظہ فرمائیں:

”مرزا ناصر احمد کی ہدایت پر ۱۹۷۰ء میں پاک فوج میں قادیانیوں کو بھرتی کرنے کے لئے قادیانیوں کے رسالے میں ترغیبی اشتہار دیئے گئے، اس سے قبل مرزا ناصر نے ۶۶۔۱۹۶۷ء میں اعلان کیا تھا کہ ہمارے لئے دس پچیس سال اہم ہیں اور جلد ہی ہمیں حکومت ملنے والی ہے، اس لئے تمام محکموں کے لئے افراد کی تیاری کا کام شروع کردیں۔“

۱۹۷۴ء میں آنجہانی مرزا ناصر نے مختلف اوقات میں کہا:

”پاکستان کا اقتدار اب ہماری جھولی میں آکر گرنے والا ہے اور موجودہ حکومت بھی ان کی دست بستہ غلام ہے۔“

”احمدیوں کی حکومت دس برس کے اندر اندر قائم ہو جائے گی۔۔“(روزنامہ ”عوام“ لائلپور ۲/ مارچ ۱۹۷۴ء)

اسی سال حکومتی غلبہ کے حصول کے لئے مرزا ناصر نے اپنے کارکنوں کو اس انداز میں تلقین کی:

”اتنے کروڑ روپے جمع کردو، ایک لاکھ سائیکلیں اور اتنے ہزار گھوڑے مہیا کرلو، غلیل بازوں اور سو میل یومیہ سائیکل سواری کی مشق کرلو، ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ غلبہ اسلام (مرزائیت) کا زمانہ آگیا ہے ہمیں بتایا گیا ہے کہ ہماری جماعت کے ساری دنیا میں غالب آنے کا وقت آگیا ہے۔“(الفضل ربوہ ۲۶/ فروری ۱۹۷۴ء)

”۱۹۷۴ء میں فضائیہ کے سربراہ کی حیثیت سے ذوالفقار علی بھٹو نے ظفر چوہدری کو مقرر کیا۔ اس سال فضائیہ کا جو سالانہ جلسہ ہوا اس میں مرزا ناصر تقریر کے لئے آئے تو خاموش کھڑے رہے 'اتنے میں ایک جہاز نے غوطہ لگا کر مرزا ناصر کو سلامی دی۔ اس کے بعد دو اور طیاروں نے سلامی دی، اس کے بعد مرزا ناصر نے تقریر کی۔ اسی سلامی پر جلسہ گاہ میں ”مرزا غلام احمد قادیانی کی جے“ کا نعرہ لگایا گیا۔ اس سلامی کا مقصد یہ تھا کہ فضائیہ پر اب ہمارا قبضہ ہے۔ ۱۹۷۵ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر بھاری تعداد میں اسلحہ پکڑا گیا۔“

۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء جو سیر کے لئے جارہے تھے، ان پر قادیانیوں نے ”ختم نبوت زندہ باد“ کے نعرے لگانے کی پاداش میں حملہ کرکے اپنی دہشت گردانہ سرگرمیوں کا کھلم کھلا اظہار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت چلائی اور مرزا ناصر اپنی تمام تر قوت کے ساتھ زمیں بوس ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ قادیانیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور حکومت کا خواب دیکھنے والا مرزا ناصر ذلت کے ساتھ اس دنیا سے اپنے بلند و بانگ دعوؤں کے ساتھ رخصت ہوا۔ (جاری ہے)

خالص توحید کسے کہتے ہیں؟

قسط نمبر۲

مولانا مفتی محمد جمیل خان

آسمان اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے :

سورہ ق آیت نمبر ۶ :

ترجمہ : "کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو کیونکر بنایا اور (کیونکر) سجایا اور اس میں کہیں شگاف تک نہیں۔"

تشریح : یعنی اتنے بڑے آسمان کو دیکھ لو، بغیر کسی سہارے کے ہزاروں سالوں سے جوں کا توں ٹکا ہوا ہے اور اس میں کسی قسم کی زمانے کے حوادث کی وجہ سے کوئی تبدیلی یا کمزوری نہیں آئی ہے اور رات کے وقت جب اس پر ستاروں کی قندیل اور جھاڑ فانوس روشن ہوتے ہیں تو کس قدر پر رونق اور خوبصورت نظر آتا ہے پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں سال گزر گئے مگر پھر بھی اس چھت میں نہ کہیں سوراخ ہوا، نہ پلاسٹر کہیں سے گرا نہ رنگ خراب ہوا تو آخر کوئی ہے جس نے اس کی حفاظت کی، تو ایسے قادر کے لئے دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

شہد میں اللہ کی قدرت کی ایک نشانی :

سورہ النحل آیت نمبر ۶۸، ۶۹ :

ترجمہ : "اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور (اونچی اونچی) چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا، اور ہر قسم کے میوے کھا، اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلی جا، اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں، اس میں لوگوں (کے کئی امراض) کی شفا ہے، بے شک سوچنے والوں کے لئے اس میں بھی نشانی ہے۔"

تشریح : یعنی انگور کی بیل چڑھانے کے لئے جو ٹٹیاں باندھتے ہیں یا جو عمارتیں لوگ تیار کرتے ہیں اور مکھی کو ایسی سمجھ دی کہ باوجود معمولی چیز ہونے کے نہایت کاریگری سے اپنا چھتہ پہاڑوں، درختوں اور عمارتوں میں بناتی ہے۔ ساری مکھیاں ایک بڑی مکھی کے ماتحت رہ کر پوری فرمانبرداری سے اپنا کام کرتی رہتی ہیں۔ جب کسی جگہ چھتہ بناتی ہیں تو اس میں تمام خانے ایک ہی شکل اور سائز کے بغیر کسی کمپاس یا اسکیل کی مدد کے بناتی ہیں۔ جو انسان کو حیرت زدہ کر دیتی ہیں اور خانوں کی شکل اس طرح بنائی جاتی ہے کہ تھوڑی سی جگہ بھی فالتو نہ ہو اور پوری کی پوری جگہ کام میں آجائے۔ ان مکھیوں کو اللہ نے یہ بھی سمجھ عطا کی کہ وہ اپنی خوراک پھلوں اور میووں سے حاصل کرے چنانچہ مکھیاں اپنے چھتہ سے نکل کر رنگ برنگ کے پھل اور پھول چوستی ہیں، جن سے شہد اور موم بنتا ہے، مکھیاں اپنے چھتہ سے پھل اور میووں کا رس چوسنے کے لئے دور نکل جاتی ہیں اور اسی اپنے چھتہ میں واپس آجاتی ہیں اور راستہ نہیں بھولتیں، شہد مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ رنگوں کا انحصار موسم، غذا اور مکھی کی عمر وغیرہ پر ہوتا ہے۔ بہت سی بیماریوں میں یا تو صرف شہد دیا جاتا ہے یا اس میں کوئی دوائی ملا کر دی جاتی ہے۔

جانوروں میں اللہ کی قدرت کی ایک نشانی :

سورہ نحل آیت نمبر ۶۶ :

ترجمہ : "اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی (مقام) عبرت (و غور) ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔"

تشریح : یعنی اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ جانور جو گھاس چارہ کھاتے ہیں وہ پیٹ میں جا کر تین چیزوں میں تبدیل ہوتا ہے قدرت نے ان کے جسم میں ایسی مشین لگادی ہے جو غذا کے کچھ اجزا کو گوبر کی شکل میں باہر پھینک دیتی ہے اور کچھ اجزا ئیں سے خون بن جاتا ہے جو ان کی حیات اور زندگی کا سبب ہے اور اسی مادہ سے جس کے بعض اجزا گوبر اور بعض خون بن گئے۔ ان دو گندی چیزوں کے درمیان ایک تیسری چیز دودھ تیار کرتی ہے جو نہایت پاک، طیب اور خوشگوار چیز ہے۔ یہاں پینے کی خوشگوار چیز کا بیان اس لئے کیا گیا کہ عام آدمی مانتا ہے کہ جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ اللہ ہی کی پیدا کردہ ہیں تو پھر انسان اللہ کو اور اس کے احسانوں کو بھول کر اوروں کے کس طرح غلام بن جاتے ہیں تو اس طرح ایک طریقے سے کفر اور شرک کو اس آیت سے رد کیا گیا۔

پکے موحد کی نشانی :

سورہ المومن آیت نمبر ۱۴ :

ترجمہ : "تو خدا کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی مانیں۔"

تشریح : بندوں کو چاہئے کہ عقل اور سمجھ سے کام لیں اور ایک خدا کی طرف رجوع کر کے اسی کو پکاریں، اس کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کریں،

ختم نبوۃ

بے شک مخلص بندوں کے اس وحدانیت کے طرز عمل سے کافرو مشرک ناک بھوں چڑھائیں اور ناراض ہوں کہ سارے شریک، دیوتا اور مرے ہوئے نیک لوگوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا رہنے دیا گیا، مگر پکا موحد وہی ہے جو مشرکین کے مجمع میں توحید کا نعرہ بلند کرے اور ان کے برا ماننے کی بالکل پرواہ نہ کرے۔

موحدین کے ایک اعزاز کا ذکر :

سورہ حٰم السجدہ آیت نمبر ۲۷ :

ترجمہ :"جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔ ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۔"

تشریح : مطلب کہ دل سے اقرار کیا اور اس پر زندگی بھر قائم رہے اور اس کے معبود ہونے اور پالنے والے کے حق میں شرک نہ کیا اور اس یقین اور اقرار سے مرنے تک ہٹے نہیں، جو کچھ زبان سے کہا اس پر عقیدے اور عمل کے لحاظ سے جمے رہے، اللہ کی قدرت کاملہ کو پہنچانا، اور جو بھی عمل کیا خالص اسی کے لئے اور اس کی خوشنودی اور شکر ادا کرنے کے لئے کیا۔ اللہ کی طرف سے عائد کئے ہوئے حقوق اور فرائض کو سمجھ کر ادا کیا۔ ممانعت کی ہوئی چیزوں سے بچتے رہے اور ہر چیز میں اسی کا حکم مان کر اسی کی طرف رخ کئے رکھا اور اسی کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلتے رہے تو ایسے بندوں پر مرتے وقت، قبر میں اور قبر سے اٹھتے وقت فرشتے اترتے ہیں جو ایسے بندوں کو تسلی اور تسکین دیتے ہیں اور جنت ملنے کی خوشخبری سناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب تم کو ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، اب تمہارے لئے کوئی غم اور فکر نہیں ہے اور اب کوئی تکلیف اور مصیبت کے آنے کا بھی اندیشہ نہیں، اب تمہارے لئے ہر قسم کی خوشی اور عیش ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، جنت کا جو وعدہ نبیوں کے ذریعہ تم سے کیا گیا تھا وہ اب پورا ہونے والا ہے یہ ایک ایسی دولت ہے کہ جس کے ملنے کے بھروسے اور یقین کے بعد انسان کو کسی قسم کا غم اور فکر نہیں رہ سکتی۔

موحدین کا جزا کا ذکر :

سورہ احقاف آیت نمبر ۱۳، ۱۴ :

ترجمہ :"جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے، یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) اس کا بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے۔"

تشریح :مکہ معظمہ کے غریبوں کو مسلمان ہوتے دیکھ کر امیر اور مالدار لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ غریب لوگ کہ جو زیادہ تر نادان اور کم عقل ہیں وہ اپنی کم عقلی اور نادانی کی وجہ سے ہی اسلام کی طرف کھنچ جاتے ہیں، مگر ہم تو ایسے ہوشمند اور تجربہ کار ہیں کہ ہم کو دین اسلام میں کوئی اچھائی اور بھلائی نظر ہی نہیں آتی، اگر اس میں کوئی اچھائی اور بھلائی نظر آتی تو ہم خود ہی پہلے اسے قبول کر لیتے مگر یہ تو وہی پرانا جھوٹ ہے، پہلے کے لوگ بھی ہمیشہ ایسی ہی باتیں کرتے رہے ہیں۔

تو جن غریب لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے وہی اللہ کے فیض سے اور اپنی نیکیوں کے سبب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں رہیں گے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت توحید :

سورہ شعراء آیت نمبر ۱۰۵ تا ۱۰۹

ترجمہ :"قوم نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا، جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں، میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں، تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو، اور میں اس کام کا تم سے صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو خدائے رب العالمین ہی پر ہے، تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو، وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو رذیل لوگ ہیں۔"

تشریح : نہایت سچائی اور امانت کے ساتھ میں نے تم کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا، میرا کہنا مانو اور اللہ سے ڈرو، میں بے لوث اور بے غرض آدمی ہوں اس لئے تم کو میری بات مان لینی چاہئے، تو کافروں نے کہا کہ یہ کچھ ذلیل اور نیچ قوم کے لوگ آپ کی بات مان چکے ہیں اور آپ کے ساتھ ہو لئے ہیں۔ ہمیں یہ گوارا نہیں کہ ہم اونچی ذات کے لوگ ان کے ساتھ بیٹھیں۔

وحدانیت الٰہی کے دلائل :

سورۂ دخان آیت نمبر ۷، ۸ :

ترجمہ :"آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔"

تشریح : یعنی اگر تم میں کسی چیز پر یقین لانے اور رکھنے کی صلاحیت ہے تو سب سے پہلی چیز یقین لانے اور رکھنے کے قابل ہے تو وہ اللہ ہے کہ جو ساری کائنات کا پالنے والا ہے۔ جس کے آثار اور نشانیاں کائنات کے ذرہ ذرہ میں نظر آتی ہیں جس کے قبضے میں سب ہی کچھ ہے اس کے سوائے کسی اور کی بندگی جائز ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ ایک ایسی صاف ستھری حقیقت ہے کہ جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہو ہی نہیں سکتی۔

تقریر: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
ضبط و ترتیب: حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مجلس تحفظ ختم نبوّت ـــ ایک تحریک

سترھویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ربوہ منعقدہ (۱۵/۱۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء) کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

محترم دوستو اور بزرگو! تھوڑی دیر بعد، ہمارے محترم ساتھی حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی کا خطاب رکھا گیا ہے۔ حاضرین کے پیش نظر کہ کالج اور اسکولوں کے اساتذہ کرام اور طلباً عزیز تشریف لائے ہیں۔ وہ ان کی تربیت کے لئے اور قادیانیت کے محاسبہ کے لئے ان کے جذبات کس طرح کار آمد ہو سکتے ہیں؟ اس پر وہ ان سے خطاب کریں گے۔ یہ کانفرنس خاص ایک جماعت کے زیر اہتمام ہوتی ہے اور سترہ سال سے اس شہر میں ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے اسی جماعت کے زیر اہتمام ایسا ہی اجتماع اور پروگرام دریا کے شرقی جانب چنیوٹ شہر میں ۱۹۸۱ء تک ہوتا رہا ہے اور وہ تقریباً بائیس تیئیس اجلاس ہیں جو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چنیوٹ میں ہوئے۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماً کرام نے، خواص نے، عوام نے، مشائخ عظام نے بہت ہی جذبے کے ساتھ شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس قادیان:

اس سے پہلے جب قادیانی فتنہ قادیان میں تھا تو قادیان میں بھی حضرت امیر شریعتؒ کی سرپرستی میں مجلس احرار کے پلیٹ فارم سے جو شاہ جیؒ نے قادیان میں کانفرنس کی تھی۔ اس میں ہندوستان بھر کے تمام علماً کرام اور مسلمانوں نے اسلامی قوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرکت کی تھی۔ اس وقت ہندوستان کے انگریز حکمران تھے، ان کا اعلان یہ تھا کہ یہاں کانفرنس نہیں ہوگی اور وہ مرزائیوں کو تحفظ دینے والے تھے اور مسلمانوں نے فیصلہ کیا تھا کہ کانفرنس ہر حال میں ہوگی۔ ہماری ایک پرسوں کی مجلس میں مولانا اللہ وسایا صاحب بتا رہے تھے کہ چوبیس گھنٹوں میں جہاں کانفرنس ہوئی تھی پانی کے انتظام کے لئے ایک سو تین دو نل لگائے گئے تھے اتنے فعال کارکن تھے، اتنے فعال ساتھی تھے اور وہ کانفرنس اس جذبے کے ساتھ کی گئی تھی کہ کانفرنس ہر حال میں ہوگی، خواہ ہم زندہ واپس ہوں یا ہماری لاشیں پڑی ہوں۔ اتنے بڑے عزم کے ساتھ ہوئی تھی وہاں یوں نہیں تھا کہ ہم فیصلہ کرلیں اور حکومت کے کہنے سے اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔ انگریز دنیا کا بدترین ظالم حکمران ہے۔ اپنی مصلحت سے ضابطے بناتا ہے، اپنی مصلحت سے بدلتا ہے، اسلام اور مسلمانوں کو دبانا چودہ سو سال سے اس کی تاریخ ہے۔

تو شاہ صاحبؒ نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر ہمیں یہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور ہم کانفرنس نہیں کر سکتے تو پورے ہندوستان میں کہیں قادیانیوں کا اجتماع نہیں ہونے دیں گے، یہ بھی اعلان کیا تھا کہ کہیں اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔ اس عزم کے ساتھ پہلی کانفرنس تو وہاں ہوئی تھی۔ اس کانفرنس سے قبل پورے ہندوستان میں قادیانی فتنے کا تعاقب اور اس کی سرکوبی کی جدوجہد اجتماعی کم تھی اور انفرادی زیادہ تھی۔ تمام حلقے، ہر حلقے کے بولنے والے، تقریر کرنے والے اور لکھنے والے تمام علماً کرام فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں تھے، اہل قلم بھی حرکت میں تھے۔

ربوہ کی الاٹمنٹ:

میرے محترم دوستو! پھر تقسیم کے بعد وہاں سے قادیانی بھاگے ہندوستان میں بھی ان کی اپنی ایک بستی تھی اور وہاں مسلمان رہ نہیں سکتے تھے۔ یہاں پاکستان میں انھیں یہ علاقہ الاٹ کیا گیا جسے وہ ربوہ کا نام دیتے ہیں (جس کا نام اب سرکاری طور پر چناب نگر رکھا گیا ہے)۔ یہ مخصوص قادیانیوں کا شہر تھا اور بہت سارا وقت ایسا گزرا ہے کہ کوئی مسلمان اس بستی سے گزر نہیں سکتا تھا۔ ایک نوجوان یہاں سے گزرا اور سگریٹ لگائی، تو مرزے محمود نے اسے اغوا کرایا اسے پٹوایا کہ سگریٹ کیوں لگائی؟ اور ایک نوجوان کے ہاتھ میں یہ جو ٹیپ ہوتی ہے اور گانا سا لگا ہوا تھا اور وہ دو نوجوان تھے، وہ بھی اغوا کئے گئے اور ربوہ کی حدود میں انھیں بھی قتل کیا گیا، تھانہ بھی ان کا اپنا تھا، تو یہاں جو گورنمنٹ آف پاکستان تھی وہ صرف نام کی تھی۔ انگریز چلے گئے، یہاں انگریز کے پروردہ آگئے جو اس سے بھی زیادہ بدمزاج تھے تو چنیوٹ میں کانفرنس ۱۹۸۱ء تک ہوتی رہی۔ ۱۹۵۳ء گزرا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک کے بعد ربوہ میں داخلہ:

پھر ۱۹۷۴ء گزرا اور پھر حالات بدلے اور مسلمانوں کو موقعہ ملا کہ وہ اس شہر (چناب نگر) میں آزادانہ طور پر آئیں، اس میں مسلمانوں کے لئے

ختم نبوۃ

مسلم کالونی میں یہ چار دیواری بنی، یہاں ایک کمرہ بنا اور یہ ۱۰ فٹ اور ۸ فٹ گہری جگہ تھی۔ یہاں یہ پانی کی جگہ جو آپ دیکھ رہے ہیں، یہ بھی تیار نہیں تھی مسجد کی بنیاد بھی نہیں رکھی گئی تھی۔ صرف دو کمرے تیار ہوئے تھے اور پہلی کانفرنس کا یہاں اعلان ہوا۔ پندرہ دن یہاں ٹریکٹر ریت ڈالتے رہے، ہم رات بھر پانی لگاتے، یہاں کانفرنس کے اشتہار چھپے اعلان ہوا، لیکن اس کے باوجود پاکستان کی گورنمنٹ نے یہاں کانفرنس کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اسے ملتوی کرنا پڑا انہوں نے سارے علاقے کا گھیراؤ کیا وہ کانفرنس نہ ہو سکی لیکن ہم نے سفر جاری رکھا۔ اس کے بعد یہ سترھویں کانفرنس ہے اور ہر کانفرنس پہلے سے بہتر اور اچھی ہوتی ہے اور کراچی سے خیبر تک کے مسلمان، بلوچستان کے مسلمان دین سے محبت رکھنے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے اور بڑے ہی خوش قسمت ہیں جو دور دراز کا سفر کر کے مشقت اور تکلیف اٹھا کے یہاں تشریف لاتے ہیں۔ ہم بڑی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے لئے ان کی رہائش کا، ان کے آرام کا، ان کے وضو کا، ان کے نہانے کا، بہتر سے بہتر انتظام کر سکیں۔ یہاں مسلمانوں کی ایک دکان نہیں ہے، کوئی مارکیٹ نہیں ہے، کوئی چیز ایسی یہاں سے نہیں ملتی کچھ مال سرگودھا سے آتا ہے کچھ فیصل آباد سے آتا، ٹینٹ کہیں سے آتے ہیں، کھانے کی چیزیں جھنگ سے آتی ہیں، پکانے بھی باہر سے آتے ہیں، اور سارا انتظام کرنے والے ساتھی باہر سے آتے ہیں اور پھر آپ دوستوں کے منتظر بھی ہوتے ہیں کہ مسلمان جو دین کے شیدائی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے والے ہیں وہ تشریف لائیں، ہمیں مہمان نوازی کا شرف بخشیں، علماء کرام کو بھی ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہر علاقے سے خطیب بلائے جائیں، مشائخ بلائیں اور کوئی حلقہ ہم ایسا نہیں چھوڑتے کہ جن سے رابطہ نہ کریں، اپنا حلقہ تو ہے ہی وہ تو اپنے ہی ہیں وہ تو ہمہ وقت تیار ہیں۔ ان کے علاوہ سبھی کو تیار کرتے ہیں، سبھی سے وقت لیتے ہیں اور سبھی اس کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر کوئی بزرگ نہ آسکیں تو سو فیصد نہیں ہزار فیصد یقین ہے کہ اس اطلاع کے بعد کانفرنس ہو رہی ہوتی ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے اور قادیانی فتنے سے نجات کے لئے ان کی دعائیں میرے اور آپ کے ساتھ شامل حال ہوتی ہیں۔

بہاولپور کیس اور حضرت دین پوریؒ:

میرے محترم دوستو! تقریر تو میں کر نہیں رہا ہوں آپ کے ذوق اور شوق کے لئے ایک بات سنا دیتا ہوں۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ بہاولپور تشریف لائے تھے اور دارالعلوم دیوبند سے بہاولپور میں ۹ یا ۱۱ علماء کرام کا وفد یہاں آیا تھا، جب ایک مسلمان بچی قادیانی کے نکاح میں گئی تو اب تنسیخ نکاح کا مسئلہ تھا۔ رخصتی تو ہو نہیں سکتی تھی طلاق چاہئے تھی، کیس اور یہ بچی خانپور کے علاقے کی تھی، خانپور میں ہمارے ایک بہت بڑے بزرگ رہتے تھے۔ ان کا نام تھا میاں غلام محمدؒ میں نے ان کے صاحبزادے دیکھے ہیں، میاں عبدالہادی دین پوریؒ ایک منزل یومیہ قرآن مجید کی تلاوت ان کا معمول تھا اور چالیس سال سے زیادہ وقت ان کا اس معمول کے ساتھ گزرا ہے۔ ایک منزل ظہر تا عصر، ہماری جماعت ختم نبوت کے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ دین پور تشریف لے گئے۔ حضرتؒ کا معمول یہ تھا کہ جب تلاوت کا آغاز کر دیں تو مصافحہ نہیں کرتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے اور یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے سات پارے منزل دیکھ کر پڑھنا اور بات نہیں کرنی، تو مجلس کے بزرگ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تو مسجد میں قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ اس صف میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد علی جالندھریؒ آکے بیٹھ گئے ہیں تو اس طرح قرآن کریم میں کپڑا رکھ کر اس کو بند کر دیا، اور اس طرح دیکھ کر فرمانے لگے کہ اٹھنے سے تو میں معذور ہوں، اٹھانے والا کوئی نہیں۔ آپ مصافحہ کر سکتے ہیں آئیں میں آپ سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جن کے ساتھ گزری یہ صاحب واقعہ ہیں، میں نے ان سے یہ خود واقعہ سنا، وہ یہ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم کی تلاوت، رات کی تہجد، ذکر اور اللہ اللہ کرنا یہ اللہ کی رضا اور خوشنودی کا سبب ہے اور ان تمام اعمال سے بڑھ کر وہ جماعت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی عزت کی حفاظت کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی جماعت ہے وہ جماعت اور اس میں کام کرنے والا بدرجہا اجر و ثواب میں آگے ہو گا، تو تلاوت روک کر ان سے مصافحہ کیا اور جب مصافحہ ختم ہو گیا تو تلاوت شروع کر دی۔ یہ تو تھے میاں عبدالہادیؒ۔ کیس جو ہوا تھا مرزائیوں کے خلاف وہ ہوا تھا میاں غلام محمدؒ کے زمانے میں، میاں غلام محمدؒ بھی اٹھ نہیں سکتے تھے، بڑھاپے کی وجہ سے گھٹنے کام نہیں کرتے تھے، انہیں اٹھا کر مسجد میں لاتے تھے، جب کیس کا آغاز ہوا تو میاں غلام محمدؒ فرمانے لگے کہ ایک تو علماء کرام کیس کے دفاع کے لئے آرہے ہیں، کیس بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے سلسلے میں ہے، مجھے اٹھا کر بہاولپور لے چلیں تو خانپور سے چارپائی پر اٹھائے گئے۔ اسٹیشن پر لائے گئے، گاڑی میں سوار کرائے گئے، بہاولپور اسٹیشن پر اتار کے پھر چارپائی پر بٹھایا گیا اور کیس کی تاریخوں کے دنوں میں میاں غلام محمدؒ بہاولپور میں رہتے تھے، اور بہاولپور میں رات تو گزارتے شہر میں، جب عدالت کا وقت ہوتا تو فرماتے کہ چارپائی اٹھا کر مجھے لے چلیں۔ اندر

ختم نبوۃ

سماعت ہوتی تھی، عدالت کے دروازہ کے باہر ان کی چارپائی رکھی ہوتی تھی، یہ اتنے بڑے بزرگ تھے اور وہ یہ اتنی محنت اس واسطے کرتے تھے کہ ختم نبوت کی حفاظت کرنے والی جو جماعت ہوگی قیامت کے دن میرا نام بھی ان میں شامل ہو جائے اور میں بھی ان میں شمار کرلیا جاؤں۔ یہ تو ہمارے بزرگ تھے لیکن کتابی عالم نہیں تھے اور مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے مشائخ پیدا کئے ہیں۔ ایک وہ جو علم میں بھی کمال ہے بزرگی میں بھی کمال ہے اور بعض ایسے بزرگ ہیں کہ بزرگی میں اتنا کمال ہے کہ اس سے اوپر بزرگی نہیں ہے لیکن کتابی علم نہیں ہے۔ حضرت مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکی نوراللہ مرقدہ نے مروجہ دینی کتابیں نہیں پڑھی تھیں اور ہمارے ہندوستان میں علماً کرام کی صف میں شامل شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالغنی رحمہم اللہ کے بعد چوٹی کے عالم دین حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ حضرت حاجی صاحبؒ کے دست بیعت تھے۔ علم میں ان کا کوئی نظیر نہیں ہے لیکن دست بیعت حضرت حاجی صاحبؒ کے ہیں۔ اگرچہ حاجی صاحبؒ نے یہ مروجہ کتابیں نہیں پڑھیں پھر بھی اگر کوئی علمی سوال حاجی صاحبؒ سے کرلیتا تو جواب تسلی بخش دیتے تھے کہ اس مسئلے کی انتہا کردیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زبان سے حق کو جاری کردیتا، ان کے دماغ میں بات ڈال دیتا تھا۔ حضرت گنگوہیؒ اور نانوتویؒ کے بعد ان کے پائے کے جو عالم دین گزرے ہیں وہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے۔

مولانا انور شاہ کشمیریؒ:

اگر یوں کہہ دیا جائے کہ دارالعلوم دیوبند کا کتب خانہ، ہندوستان کے کتب خانے، مدینہ منورہ کا کتب خانہ، مکہ مکرمہ کا کتب خانہ اور مصر اور ترکی اور لبنان کے کتب خانے، جس شخصیت کے دماغ میں محفوظ تھے وہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ تھے۔ یہ میں مبالغے سے نہیں کہتا میرے شیخ ہیں، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ ان سے ہم حدیث پڑھا کرتے تھے تو وہ اپنے شیخؒ کی باتیں بہت سناتے تھے اور شیخ، شیخ ہی بولتے تھے، ہمیشہ میرے شیخ اور جب میرے شیخ کا لفظ زبان پر آتا تو ان کی آنکھوں سے آنسو آجاتے تھے، ہم نے دو سال میں کبھی شیخ بنوریؒ کو اس طرح نہیں دیکھا کہ انور شاہ کشمیریؒ کا نام لیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو نہ نکلیں۔ فرماتے تھے کہ میرے شیخ نے مجھ سے کہا خود کہ فتح القدیر میں نے رمضان کے سترہ دنوں میں دیکھی ہے۔ تو ے ادن میں فتح القدیر کو پڑھا اور دیکھا اور اس پر اب قریب قریب ستر سال گزر گئے ہیں اور اگر مجھے فتح القدیر کا کوئی حوالہ دینا ہو کہ اس کی چار جلدوں میں کس جلد کے کس صفحے پر یہ الفاظ لکھے ہیں تو میں بتا سکتا ہوں، اور الحمد للہ یوں ہوگا کہ میں یوں کہہ دوں کہ یہ صفحہ ۵۰ ۴ پر ہے تو اس کی ایک سطر پچاس پر ہو اور آدھی سطر صفحہ ۵۱ پر آجائے۔ اتنا تو ہو سکتا ہے ورنہ میرا حافظہ یہ ہے کہ جس صفحہ کا نام لے دوں وہ عبارت اسی صفحے پر ہوتی ہے۔

مولانا محمد صادق بہاولپوریؒ:

اتنا بڑا فاضل، تو شاہ صاحبؒ کا اپنا واقعہ ہماری کتابوں میں ہے کہ بہاولپور کے ایک بزرگ تھے مفتی محمد صادقؒ بلا کے عالم تھے۔ حضرت تھانویؒ کو تو آپ لوگ جانتے ہی ہیں۔ حضرت تھانویؒ نے ایک کتاب میں مسائل لکھے ہیں پہلے حضرتؒ نے ایک مسئلہ لکھا اس کے بعد یہ لکھا کہ یہ یوں نہیں ہے یہ اس طرح ہے یعنی کسی عمل کو انہوں نے لکھ دیا، سنت مؤکدہ ہے، تو بعد میں معلوم ہوا کہ غیر مؤکدہ ہے، تو مفتی محمد صادق صاحبؒ کے حوالے سے تین مسئلے انہوں نے کتاب میں تصحیح کئے ہیں کہ بہاولپور کے اس عالم دین کے خط کے ذریعہ متنبہ کرنے سے میں اس مسئلے سے رجوع کرتا ہوں۔ وہ اتنے بڑے فاضل تھے انہوں نے چار ورقی خط لکھا حضرت کشمیریؒ کو کہ ہمارے ہاں قادیانیت کا فتنہ ہے، بچی مسلمان ہے، شوہر قادیانی ہوگیا ہے۔ کیس عدالت میں ہے، اور آپ ہماری مدد کریں۔ یہ خط حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے پڑھا تو حج کے لئے تیار تھے اب ایک بندے نے حج کا ارادہ کررکھا ہے۔ سامان تیار ہے رفقا تیار ہیں، وفد تیار، خط پڑھنے کے بعد پانچ چھ منٹ خط کو دیکھا، خط بند کیا تو حاضرین سے کہنے لگے کہ آپ حج پر جائیں میں تو حج پر نہیں جاسکتا۔ رفقا نے کہا کہ حضرت آپ کی رفاقت کے لئے تو ہم تیار ہوئے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہمارا حج ہو جائے گا۔ ہم تو تیار ہی آپ کی خاطر ہوئے تھے۔ فرمانے لگے کہ بہاولپور کے ایک عالم دین کا خط آیا ہے، ایک مسلمان بچی کے تنسیخ نکاح کا مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے ارتداد و کفر کا مسئلہ ہے اور ختم نبوت کے اعتقاد کا مسئلہ ہے، تو میں نے خط کھول کے یوں کھول کے یوں بند کرنے کے وقت، میں نے زندگی کے پچھلے اعمال پر سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھ لے کہ کونسا عمل لائے ہو؟ پچھلی زندگی میں کوئی عمل رکھتے ہو پیش کرو؟ تو سوچنے کے بعد میرے دماغ میں کوئی ایسا عمل تازہ نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرسکوں حج چھوڑتا ہوں، میں اب واپس جاؤں گا اور بہاولپور کیس کے سلسلے میں سفر کرلوں گا تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے تحفظ کرنے والوں میں شامل کیا جاؤں اور سمجھا جاؤں اور اس عمل کے صدقے میں میری بخشش ہو جائے، اور اس کے ساتھ فرمانے لگے کہ دل میں یہ خیال بھی آیا کہ جا تو رہا ہوں حج کے لئے اور آگے سفر کروں گا مدینہ منورہ کا، تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی چاہئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو

ختم نبوۃ

شفاعت بھی چاہئے، تو فرمانے لگے کہ قیامت کے دن اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پوچھ لیں گے کہ ضرورت وہاں تھی آیہاں گیا؟ ضرورت تو تیری بہاولپور میں تھی اور تو یہاں آگیا؟ تو میرے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہوگا۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت اور منصب ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بہاولپور جاؤں گا، کیس ختم ہونے کے بعد واپسی پر حضرت کا ایک خطاب ہوا۔ بہاولپور کی جامع مسجد الصادق میں، تو تقریر کے دوران حضرتؒ فرمانے لگے کہ:

"اگر ہم لوگ سارے مل کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں تو پوری امت میں خوش قسمت اور محنت کرنے والے بہت ہی خوش قسمت اور اگر ہم ایسا نہ کر پائے تو گلیوں اور سڑکوں میں گردش کرنے والا کتا ہم سے ہزار درجے بہتر ہوگا۔"

عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد:

میرے محترم دوستو! دین کی بنیاد اور دین کی اساس یہ عقیدۂ ختم نبوت پہ کھڑی ہے، کیونکہ جو حق ہے جس سے اللہ کی رضا وابستہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا انبیاء کرام علیہم السلام کے واسطے سے سمجھائی ہے آدم علیہ السلام پہلے پیغمبر تھے اس کے بعد پھر اور پیغمبر آئے اور آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہوا تو دین اسلام آخری دین، قرآن کریم آخری کتاب اور نبیوں اور رسولوں میں نبی علیہ السلام اب آخری نبی اور رسول ہیں۔ دین کی حفاظت، کتاب اللہ کی حفاظت، یہ ان تمام چیزوں کا لب لباب جو ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور آپ کے مقام ختم نبوت کا تحفظ ہے اور الحمدللہ! امت مسلمہ چودہ سو سال سے یہ فریضہ ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ ایسے ہی ہے بھائی؟

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد:

میرے محترم دوستو! یہ جو مجلس تحفظ ختم نبوت ہے یہ ہمارے بزرگوں نے قائم کی تھی اور ہمارے بزرگوں کے مکاشفات یہ تھے، مکاشفات کہتے ہیں جو اچھی بات حق کی بات اللہ تعالیٰ دل میں ڈال دیں، تو ہمارے اکابرین کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ منکشف کردیا کہ اس فتنے نے طول پکڑنا ہے اور امت کو اس سے ابتلا ہوگا، جب کوئی چیز لمبی ہوجائے تو اس کا دفاع بھی لمبا ہوتا ہے، مقابلہ بھی لمبا ہوتا ہے، تو ہمارے بزرگوں نے ایک جماعت بنائی تھی اور اس کا نام مجلس تحفظ ختم نبوت رکھا تھا اور یہ جماعت اس کے مقاصد میں فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہے۔ باقی دین کی باتیں کہیں وعظ ہے کہیں تبلیغ ہے کہیں اور فتنے ہیں۔ وہ نمبروار اور ضمناً ہیں، اولیت مجلس کے رفقاء اور مجلس کے مبلغین قادیانیت کے تعاقب میں شب وروز اپنا وقت لگاتے ہیں۔ پھر اس مسئلے کی اہمیت کی بنیاد پر جو ہمارے ضلعی اجلاس ہوتے ہیں یا ڈویژنل اجلاس ہوں یا صوبائی سطح کے ہوں یا پاکستان سطح کے اجلاس ہوں اس میں تمام علماً کرام کو دعوت دیتے ہیں تاکہ شرکاء بھی ہر حلقے سے آئیں اور بولنے والے بھی ہر حلقے سے آئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام تر سوچ رہی کہ لفظاً اچھا ہی بولو، تمام تر کشیدگیوں کے باوجود مجلس اپنے دل و دماغ کو صاف رکھ کر اپنی ذمہ داری سمجھ کر پورے پاکستان میں بیرون پاکستان دنیا کے کسی خطے میں کوئی ایک مسلمان قادیانیت کی زد میں ہو یا قادیانی اس کے لئے وجہ پریشانی ہوں تو اس کی نصرت، اس کی مدد، اس سے تعاون جو مجلس کی استطاعت میں ہے، مجلس اس کو بجالاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی بستی، کوئی شہر، کوئی ملک ایسا نہیں چھوڑا جہاں مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے افراد عطانہ کردیئے ہوں۔ اب برطانیہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت ہے، امریکہ میں ہے، بیلجیئم میں ہے، جاپان میں ہے، اردو میں بھی لٹریچر چھاپتے ہیں، انگریزی میں بھی چھاپتے ہیں، جس طرح یہاں کوشش کرتے ہیں کہ تمام حلقے کے اکابرین شرکت کریں اور اجتماعیت باقی رہے، برطانیہ میں جو کانفرنس کرتے ہیں کبھی بنگلہ دیش سے ایک بزرگ کو بلاتے ہیں، کبھی ہندوستان سے بلاتے ہیں، کبھی جرمن کے ایک خطیب کو بلاتے ہیں، کبھی بیلجیئم سے بلاتے ہیں، چار ساتھی امریکہ سے بھی اس میں شرکت کے لئے آئیں تو الحمدللہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا جتنا کام ہمارے بس میں ہے کر رہے ہیں۔ (ورنہ خواہش یہ ہے کہ سانس لینے سے پہلے قادیانیت کا خاتمہ کردیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں ابتلاء رکھا ہے جب ابتلاء ہو رہا ہو تو ہمارے اعمال میں بھی ترقی ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کا راستہ کھول رکھا ہے، کوئی حق کی محنت کرتا ہے اور کفر کی بیخ کنی کے لئے وقت نکالتا ہے۔

حکومت اور قادیانیت:

ہماری اس تاریخ کا ایک بہت ہی دردناک پہلو ہے اور وہ اتنا دردناک ہے کہ اس پر کچھ بولتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور ندامت محسوس ہوتی ہے اور بندہ انتہائی شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں کبھی ایسا ہوا نہیں، کسی خطے میں، کسی زمانے میں ایسا نہیں ہوا کہ حکمران کفر کا ساتھ دیں اور مرتدین کا ساتھ دیں کیونکہ بھائی صحیح ہے؟ کوئی خطہ ایسا ماضی میں آپ کو نہیں ملے گا کوئی مسلمان حکمران آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ اسلام کو چھوڑ دے، قرآن کی تحریف سے صرف نظر کرے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نظریں پھیر لے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام تقدیس اور تعظیم سے نظریں پھیر لے اور مرتدین کو مسلمانوں پر ترجیح دے اور ان کے کفر کی تبلیغ ہوتی رہے اور وہ چشم پوشی کرے اسلام کو بگاڑے

ختم نبوۃ

اجاڑے، کفر کو پھیلایا جائے اور وہ اسلام کے بگاڑ نے کو برداشت کرے اور کفر کے پھیلنے کو نہ صرف برداشت کرے بلکہ اس کو پیسے دے، اس کو روپیہ دیں اس کو فنڈ دیں، لیکن یہ سب کچھ ہمارے ملک میں ہوا۔ ایوب خان کے زمانے میں ایوب خان کا زمانہ تھوڑا سا پچھلے زمانے سے بدلا ہوا آیا، تو ایوب خان کی اسمبلی میں اعتراف کیا گیا کہ ۱۹۵۸ء میں ایوب خان آئے تھے اور کتنے سال رہے؟ ۱۹۶۸ء تک دس سال رہا تو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۲ء تک جو جٹ تبلیغ اسلام کے لئے جو وزارت مذہبی امور کے لئے جو فنڈ رکھا جاتا تھا اس کا اکثر حصہ قادیانیت کی تبلیغ کے لئے دے دیا جاتا اور مذہبی تبلیغ کے لئے جو زرمبادلہ دیا جاتا وہ تمام تر زرمبادلہ کی صورت میں فنڈ بھی پاکستان کا، جٹ بھی پاکستان، اندرون ملک بھی مرزائی استعمال کریں، بیرون ملک بھی اسے مرزائی استعمال کریں۔ یہ یہاں ہوتا رہا اگر ایسا نہ ہوتا تو قادیانی یا قادیانیت اتنا نہ پھیلتی۔

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد:

میرے محترم دوستو! قادیانی ۱۹۷۴ء میں کافر قرار دیئے گئے اور اس سے پہلے جیلوں میں مسلمان، حوالات میں مسلمان، نظر بند بھی مسلمان ہوئے، مسلمانوں کی ضلع بندیاں، مسلمانوں کی زبان بندیاں، علمائے کرام کی گرفتاریاں اس زبان بندی اور گرفتاری کے معنی یہ تھے کہ قادیانیت پھیلے اور قادیانیت کے پھیلنے کو روکنے والی زبان کو بند کر دیا جائے، یہ بہت افسوسناک حصہ ہے۔

میرے محترم دوستو! ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اس سے پہلے جولائی میں چوالیس عالم اسلام کے چوالیس نمائندے سعودی عرب میں جمع ہوئے تھے، رابطہ عالم اسلام کی دعوت پر چوالیس ممالک کے نمائندوں نے قرارداد رکھی کہ تمام اسلامی ملک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ یہ اپیل کی اور تمام اسلامی حکومتیں قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں جب یہ قرارداد پڑھی گئی تو تین نمائندے حکومت پاکستان کے اجلاس سے اٹھ کر باہر آگئے اور وہ تینوں قادیانی تھے یا قادیانی نواز۔ وہ تینوں جو پاکستان سے اسلام کے نمائندے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی معاملات پر غور و فکر کے لئے اجلاس سعودی عربیہ میں ہوا، سعودیہ کے خرچ پر ہوا اور سعودیہ نے رابطہ عالم اسلامی بنائی۔ اس میں جو نمائندے حکومت پاکستان نے بھیجے، تین قادیانی تھے یا قادیانی نواز اور تینوں اٹھ کر باہر آگئے، اور میرے محترم دوستو! اس سے چند سال پہلے بیت اللہ شریف کو غسل دیا گیا وہ ہر سال ہوتا ہے اور پاکستان کی نمائندگی ظفر اللہ قادیانی نے کی، جو بدترین قادیانی تھا، اتنی بڑی اسلامی حکومت جب نامزدگی کا وقت آیا تو اتنے بڑے اسلامی ملک کی نمائندگی بیت اللہ شریف کا جب غلاف بدلتا ہے اور اس کو آب زمزم سے گلاب عرق سے اور عطروں سے اور خوشبودار پانی سے اس کو دھوتا ہے تو اس میں اس طرح پائپ لے کے اس کو دھونے والا جو اس ملک سے گیا وہ ختم نبوت کا منکر تھا، مرزا غلام احمد قادیانی کا ماننے والا تھا، نامزدگی اس کی کی گئی اور اس کو وہاں کھڑا کیا گیا اور اس قدر طرفداری کے باوجود قادیانی غیر مسلم ہوئے۔ قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ قادیانی کی اذانیں یہاں بند ہوئیں، ان کی عبادتگاہوں کے نام بدلے، بہت کچھ ہوا اور اب تھوڑا دھچکا باقی ہے تھوڑا سا، انشاء اللہ ایک وقت آئے گا یہ بھی ہوگا حق رہتا ہے باطل ختم ہوتا ہے، حق جب آئے گا خواہ پہلے بیت اللہ شریف میں بت آجائیں صحیح ہے نہ جی؟ اس میں بھی تین سو ساٹھ بت آگئے تھے، اللہ تعالیٰ نے مہلت رکھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ حق کو ایک دفعہ غالب کر کے رہتے ہیں۔ انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانی فتنہ سرے سے نیست و نابود ہوگا۔

آج سے سو سال پہلے جو محنت تھی قادیانیت کے خلاف اس کا ایک تسلسل ہے اور یہ کانفرنس اس تسلسل کا حصہ ہے۔ سو سال پہلے کے جو اس محاذ پر کام کرنے والے تھے انشاء اللہ اس دور میں جو محنت کرنے والے ہیں اللہ رب العزت اجر و ثواب میں انہیں زیادہ رکھیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرات صحابہ کرامؓ سے کہ بھائی تم پورے دین پر عمل کرو گے اللہ راضی ہوں گے اور میرے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایک وقت ایسا آئے گا کہ دین پر چلنا ایسے ہوگا جیسے آگ کے دھکتے ہوئے انگارے اور جلتے ہوئے کوئلے کو ہاتھ پہ رکھنا اور اس وقت اگر کوئی آدمی بیس فیصد دین پر عمل کرلے اللہ اس کو بخش دیں گے۔ اور اس پر راضی ہوں گے، حالات بہت بدل گئے فتنہ اور فساد آیا جو کچھ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور دیندار لوگوں کا تمسخر ہے، ان کا مذاق ہے لیکن مجھے اور آپ کو ملال نہیں ہونا چاہئے اور اگر اس احمد اپر اللہ راضی ہو جائیں اور کیا چاہئے اتنی سی بات پر کہ دنیا میں مجھ سے مذاق کرتے تھے لوگ اور تو دین کے لئے پاگل ہوا پھرتا تھا، اس پر اللہ خوش ہو جائیں تو مجھے اور آپ کو کیا چاہئے؟ آپ دوستوں کا تھوڑا سا وقت نکال کر آنا، تکلیف اٹھانا اور آپ کا اپنے اپنے علاقوں میں ختم نبوت کے سلسلے میں سوچ کرنا، فکر کرنا، تھوڑا سا خیال کرنا یہ مجھے اور آپ کو مرنے کے بعد پتہ چلے گا کہ یہ دفاعی سوچ و فکر اور ذرا سی محنت یہ اس قدر قیمتی تھی اور اللہ کو کتنی پسند آگئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری محنت کو قبول فرمائیں، اب میں انہیں جملوں پر بس کرتا ہوں، تھوڑا سا وقت لیا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مسئلہ ختم نبوت و اجرائے نبوت پر قادیانی شبہات کے جوابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیرپور میرس سندھ کے زیر اہتمام جامع مسجد رحمانیہ شیخ محلہ میں تین روزہ "رد قادیانیت کورس" مورخہ یکم تا ۳/اگست کو منعقد ہوا، کورس میں اشتہارات کے ذریعہ باقاعدہ خواہشمند حضرات سے داخلہ کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ گمبٹ شہر اور مضافات سے ۱۲۰ حضرات نے کورس میں داخلہ لیا، تینوں دنوں میں حاضری ایک سو کے لگ بھگ رہی، کورس کے لئے مرکزی دفتر ملتان سے درخواست کی گئی تھی کہ کسی سینئر مبلغ و مناظر کی ڈیوٹی لگائی جائے جو آکر شرکاء کو لیکچر دیں۔ چنانچہ دفتر مرکزیہ نے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی تشکیل کر دی۔ موصوف یکم اگست کو ظہر کے وقت گمبٹ تشریف لے آئے۔ کورس میں پروفیسرز، انجینئرز، ڈاکٹرز اور سرکاری افسران نے شرکت کی چنانچہ مسئلہ ختم نبوت و اجرائے نبوت کے سلسلہ میں نوٹس پیش خدمت ہیں۔ (مدیر)

تنقیح موضوع: مرزا غلام احمد قادیانی خاص قسم کی (ظلی و بروزی) نبوت کے قائل ہیں، جب دعویٰ خاص ہے تو دلیل دعویٰ کے مطابق خاص ہی ہونی چاہئے اگر دلیل عام ہو تو وہ قابل قبول نہ ہوگی۔ ہمارا چیلنج ہے کہ قادیانی خاص قسم (ظلی بروزی) کی نبوت کے لئے قرآن وحدیث سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی اقسام:

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اور مشہور قادیانی لیڈر ایم ایم احمد کا باپ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

"آج تک نبوت تین قسم پر ظاہر ہو چکی ہے:

(۱) تشریعی نبوت! ایسی نبوت کو مسیح موعود نے حقیقی نبوت سے پکارا ہے،

(۲) وہ نبوت جس کے لئے تشریعی یا حقیقی ہونا ضروری نہیں! ایسی نبوت حضرت مسیح موعود کی اصطلاح میں مستقل نبوت ہے،

(۳) ظلی اور امتی نبی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوتوں کا دروازہ بند ہو گیا اور ظلی نبوت کا دروازہ کھولا گیا۔"
(کلمۃ الفصل/اسلام کی حقیقت ص:۳۱)

مندرجہ بالا حوالہ سے واضح ہو گیا کہ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی تین قسمیں ہیں۔ جن میں سے دو بند ہیں اور ایک (ظلی و بروزی) جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے، وہ جاری ہے۔ اس سے ایک مسئلہ اور معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں کے نزدیک نبوت کسبی ہے وہبی نہیں کیونکہ یہ اتباع سے حاصل ہو گی۔ لہذا دلیل بھی ایسی ہو جو دعویٰ کے مطابق ہو۔ یعنی ظلی و بروزی نبوت کا اثبات اور وہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قادیانی عیاری و مکاری سے کام لیتے ہوئے مطلقاً اجرائے نبوت کی بحث شروع کر دیتے ہیں اور ایسے عام دلائل پیش کرتے ہیں جو ان کے خاص دعویٰ کے مطابق نہیں ہوتے، بلکہ وہ دلائل ان کے مسلمات کے بھی خلاف ہوتے ہیں۔

بلکہ وہ آیات اور احادیث پیش کرتے ہیں، جن سے امکان نبوت معلوم ہوتا ہے

مسئلہ: امکان کا نہیں بلکہ وقوع کا ہے، لہذا قادیانیوں کو ایسی دلیل پیش کرنی چاہئے جس سے مرزا قادیانی کی خاص نبوت کا وقوع ثابت ہوتا ہو۔

اجرائے نبوت پر قادیانی دلائل اور ان کے جوابات:

(۱)...... یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی...... الخ
(سورہ اعراف)

قادیانی استدلال: یہ آیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، لہذا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے رسولوں کا ذکر ہے، چونکہ خطاب بنی آدم کو ہے لہذا جب تک بنی آدم دنیا میں رہیں گے نبوت جاری رہے گی۔

جواب: دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں کیونکہ رسول لفظ عام ہے، جبکہ قادیانیوں کا دعویٰ خاص قسم کی ظلی و بروزی نبوت کا ہے۔

(۲)...... اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل ہے تو اس میں تینوں قسم کی نبوتیں جاری ثابت ہوں گی۔

(۳)...... اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل مان لی جائے تو اس میں ہندو، سکھ، عیسائی، چوڑے بھی نبی ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہ بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

(۴)...... اگر یہ اجرائے نبوت کی دلیل مان لی جائے تو بھی مرزا قادیانی نبی نہیں بن سکتا، کیونکہ بقول اس کے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد نہیں۔
(مرزا کا شعر ہے۔)

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ میں آدم زاد ہوں

ختم نبوۃ

ہوں بجز کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(۵)...... تحقیقی جواب یہ ہے کہ یہ حکایت حالی ماضیہ ہے، کیونکہ اس آیت سے دو رکوع قبل حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر ہے، اور تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بیان کیا گیا اور اس ضمن میں فرمایا کہ جب حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو زمین پر اتارا گیا اور انہیں اولاد سے نوازا گیا تو انہیں ہدایات دیتے ہوئے یا بنی آدم کے ساتھ خطاب فرمایا گیا:

☆ "یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباساً۔" (الاعراف:۲۶)

☆ "یا بنی آدم۔" (ایضاً ۲۷)

☆ "یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد۔" (ایضاً ۳۱)

☆ "یا بنی آدم اما یاتینکم منی ھدی۔" (ایضاً ۳۵)

ان چار جگہوں پر اس وقت اولاد آدم کو خطاب کیا گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کی حکایت بیان کی گئی۔

(۶)...... کیونکہ امت مسلمہ دو قسم پر ہے امت دعوت، امت اجابت۔

امت دعوت کو "یاایھاالناس" سے خطاب کیا گیا، جبکہ امت اجابت کو "یا ایھاالذین آمنوا" سے خطاب کیا گیا۔ پورے قرآن پاک میں امت مسلمہ کو یابنی آدم سے خطاب نہیں کیا گیا، چنانچہ اس آیت میں رسول بھیجنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا گیا، اور پھر روئے سخن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیرا گیا: "النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل " پھر مختلف مقامات میں آپ کا ذکر خیر فرمایا گیا: "وما ارسلناک الا کافۃ للناس، وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین، ما کان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین " چنانچہ آپ نے بھی فرمایا: "ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت ...... الخ"

لہٰذا اس آیت سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

آیت: (۲) "من یطع اللہ والرسول فاؤلئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔"

قادیانی استدلال: "جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ نبی ہوں گے، صدیق ہوں گے، شہید ہوں گے، صالح ہوں گے، لہٰذا ثابت ہوا اطاعت نبوی سے نبوت مل سکتی ہے۔"

جواب: (۱) دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں کیونکہ النبیین کا لفظ تمام قسم کی نبوتوں کو شامل ہے، اگر اطاعت سے نبوت حاصل ہو تو تمام قسم کی نبوتیں حاصل ہوں گی۔

(۲) یہ تفسیر کسی مسلمہ مفسر سے ثابت نہیں۔

(۳) اصل جواب جو شان نزول سے واضح ہوتا ہے یہ ہے کہ ایک صحابی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور دنیا میں تو اپنی پوزیشن یہ ہے کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرلیں چین نصیب نہیں ہوتا۔ آخرت میں آپ جنت کے اعلیٰ مراتب میں ہوں گے اور ہم پتہ نہیں کہاں ہوں گے؟ کیا ہم آپ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرسکیں گے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ: "جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا اسے جنت میں معیت نبوی ﷺ نصیب ہوگی۔ اس آیت میں رفاقت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تذکرہ ہے نہ کہ نبوت ملنے کا۔

(۴) بخاری و مسلم میں روایت ہے: "التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین" "سچے تاجر کو بھی یہ معیت نصیب ہوگی۔"

قادیانی بتلائیں کہ کتنے تاجروں کو نبوت ملی؟ اور کتنے دیانتدار تاجر نبوت سے نوازے گئے۔

(۵) اگر اطاعت سے نبوت ملے تو نبوت کسبی ہوئی؟ حالانکہ: "اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں۔

آیت: (۳) "اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس۔" (سورۃ الحج: ۷۶)

"یصطفی" مضارع کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے چنتا ہے کا معلوم ہوا کہ نبی آسکتے ہیں۔

جواب: (۱) دلیل دعویٰ کے مطابق نہیں، دعویٰ خاص نبوت (ظلی و بروزی) کا ہے، جبکہ دلیل میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں، اور مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھا کہ: "ایک عام لفظ کو کسی خاص معنی میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔"

(۲) یہاں اللہ یصطفی یعنی اللہ چنتا ہے معلوم ہوا نبوت وہبی چیز ہے کسبی نہیں جبکہ مرزا قادیانی جس نبوت کا مدعی ہے وہ کسب سے تعلق رکھتی ہے۔

(۳) قادیانیوں کا دعویٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ملنے کا ہے، جبکہ یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا کوئی تذکرہ نہیں۔

(۴) اگر قادیانیوں والی تفسیر قبول کرلی جائے تو بھی مرزا قادیانی نبی نہیں بن سکتا، کیونکہ مرزا قادیانی من الناس میں شمول اپنے نہیں ہے بلکہ

ختم نبوۃ

وہ تو ۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

آیت (٤) "هوالذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلو علیهم ایاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة...... الخ"

(سورہ الجمعہ :۲،۳)

قادیانی استدلال : جیسے امیین میں ایک رسول عربی مبعوث ہوئے ہیں ایسے ہی آخرین میں بھی رسول ہوں گے اور وہ مرزا قادیانی ہے۔

جواب :(۱) یہ آیت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ کو بیان کر رہی ہے کہ آپ امیین یعنی (عرب) وآخرین منھم (یعنی غیر عرب) کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے، یعنی وآخرین منھم کا عطف امیین پر ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے "انا نبی من ادرك حیا ومن یولد بعدی" یعنی صرف موجود دین کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت اور ہمیشہ کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی :"ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلو علیهم ایاتك ویعلمهم الکتاب والحکمة۔"

(البقرہ:۱۲۹)

اللہ پاک نے اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : "هوالذی بعث فی الامیین رسولاً" اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا ذکر ہے کہ آپ صرف امیین کے لئے ہی رسول نہیں وآخرین کے لئے بھی آپ ہی رسول ہیں یعنی موجود اور غیر موجود، پوری نسل انسانی کے لئے آپ رسول ہیں۔

جواب : (۳) مفسرین جن میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، صحابہ کرامؓ میں سے اور مقاتل تابعیؒ فرماتے ہیں کہ وآخرین منھم سے مراد غیر عرب عجمی ہیں اور قیامت تک اسلام قبول کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ تفسیر کبیر ص ۴ جلد ۳ مطبوعہ مصر تفسیر ابوالسعود میں ہے وهم الذین جاء وبعدالصحابه الی یوم الدین یعنی آخرین سے مراد صحابہ کرامؓ کے بعد قیامت تک آنے والے لوگ مراد ہیں۔

اجرائے نبوت کے قادیانی استدلال اور احادیث سے ان کے جوابات :

"لوعاش ابراهیم لکان صدیقاً نبیاً۔"(ابن ماجه)

قادیانی استدلال : قادیانی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ بوجہ وفات کے نبی نہ بن سکے ورنہ امکان تو تھا۔

جواب :(۱) یہ حدیث ابن ماجہ میں ہے، اس میں ابو شیبہ ابراہیم ابن عثمان راوی مجروح ہے، جس کے متعلق امام ترمذیؒ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے، امام نسائی فرماتے ہیں متروک الحدیث ہے، امام جوزجانیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں، امام ابو حاتمؒ فرماتے ہیں ضعیف الحدیث ہے۔

(۲) "لو" محال کے لئے ہوتا ہے، جیسے فرمایا : "لوکان فیهما الهة الا الله لفسدتا" جیسے الہ کا ہونا محال ہے، ایسے ہی حضرت صاحبزادہ ابراہیم کا نبی ہونا بھی محال ہے۔

(۳) آیت ختم نبوت صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ سے پہلے نازل ہو چکی تھی، تو ان کا زندہ رہنا ختم نبوت کی آیت کے منافی تھا۔

(۴) اس حدیث سے قبل ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی کی حدیث موجود ہے جو کہ بخاری میں بھی ہے، الفاظ حدیث یہ ہیں :

"قال مات وهو صغیر لوقضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابنه"

فرمایا : "صاحبزادہ ابراہیم! بچپن کی حالت میں انتقال فرما گئے اگر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا تو صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے۔"

"قولو خاتم النبیین ولا تقولو لا نبی بعده قول عائشة۔" (درمنثور ص ۵/۲۰٤)

اس سے معلوم ہوا کہ حدیث "لا نبی بعدی" صحیح نہیں؟

جواب : یہ قول ایسا ہے کہ جس کی کوئی سند نہیں، جو احادیث متواترہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تسلیم کیا ہے کہ حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔ (کتاب البریہ ص ۱۸۴)

(۲) بعد ازیں تسلیم یہ باعتبار نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ہے تاکہ ناقص الفہم خرابی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(۳) یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے منافی ہے، قاعدہ یہ ہے کہ قول نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قول صحابیؓ میں تعارض ہو جائے، تو قول نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ترجیح دی جائے گی۔

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ : "دوسری کتب حدیث صرف اس صورت میں قابل قبول ہوں گی جب وہ قرآن، بخاری اور مسلم کی حدیث کے مخالف نہ ہوں۔"

(۵) اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو خبر واحد عقائد میں معتبر نہیں ہوتی۔

☆☆..................☆☆

ختم نبوة

اسلام میں عورت کا مقام

دین اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی کی حیثیت سے وہ مقام و مرتبہ عطا کیا ہے جس کا دیگر مذاہب میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اسلام نے عورت کو مت خانہ کی زینت بنانے کی جائے کاشانہ کی "چادر اور چار دیواری" کی زینت بناتا ہے، وہ تمام نام و نہاد دانشور جو عورت کو "چادر اور چار دیواری" کے تقدس کو سمجھنے سے عاری ہیں وہ عورت کو فطری زینت سے محروم کر کے امن عالم کو تباہ کرنا چاہتے ہیں (مدیر)

بہت سے روشن خیال دین سے ناواقف حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ شاید مذہب اسلام میں عورت کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اسے صرف پیر کی جوتی سمجھا جاتا ہے، اور اس کے مقابلے میں مغربی تہذیب اور دیگر مذاہب میں عورت سر کا تاج ہے، حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے، اس کی بنیادی وجہ تو دین اور مذہب سے ناواقفیت اور اسلامی تعلیمات حقہ کا مطالعہ نہ کرنا ہے، اگر صرف اس پر غور کیا جائے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عورت کا معاشرے میں کیا مقام تھا اور بعثت کے بعد عورت کس منصب پر فائز ہوئی تو صحیح صورت حال سمجھ میں آ سکے گی، اس لئے کہ بغیر تقابل کے یک طرفہ بات سمجھ میں نہ آئے گی۔ جب اسلام کا مطالعہ کریں اور بصیرت کی آنکھوں سے دیکھیں اور پرکھیں تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے عورت کو صحیح اور اعلیٰ مقام عطا کیا ہے، جو اس سے پہلے اسے حاصل نہ تھا، اسلام نے عورت کو تاریکی سے نکال کر اجالے میں لایا اور زمین سے اٹھا کر تخت پر بٹھایا ہے، وہ خاک راہ تھی اسے سرمہ بصر بنایا، اسے کانٹوں سے نکال کر پھولوں میں لایا، گھر کا چراغ خانہ بنایا، بے خانے کی زینت سے کاشانہ کی زینت بنایا، زندہ درگوری سے نکال کر گھر کی ملکہ بنایا، بیٹی بنی تو باپ کی عزت قرار پائی، بیوی بنی تو شوہر کی عزت کی امین قرار پائی، بہن بنی تو بھائی کی غمخوار قرار پائی، ماں بنی تو قدموں تلے جنت کی نوید ملی۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی تو قیامت تک کے مسلمانوں کی ماں قرار پائی، جب عورت کو بیٹی ملی تو اس کی تربیت سے جنت کی ضمانت ملی، اولاد کو جب ماں ملی تو اس کی خدمت کرنے سے جنت کے پروانے کی بشارت ملی، اگر دینِ اسلام نہ آتا تو کوئی باپ بیٹی کی پیدائش پر خوشی اور مسرت کا اظہار نہ کر سکتا، اگر دینِ اسلام نہ آتا تو عورت بتوں اور دیوتاؤں کی شکار رہتی، اگر دینِ اسلام نہ آتا تو عورت بازار کی رونق رہتی، اور صرف مرد کی عیاشی کا سامان رہتی۔

یہ اسلام ہے جس نے اس عورت کا اعلیٰ مقام گھر کی چار دیواری کے اندر بنایا ہے، اور اسے ایسا عظیم آبگینہ قرار دیا ہے جو پردوں میں رہے، اور اس پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑ سکے۔ جب کسی کی بیٹی ہے تو باپ مکمل کفیل ہے، جب کسی کی بیوی ہے تو شوہر

تحریر: بنتِ محمد حنیف

مکمل کفیل ہے، جب کسی کی بہن ہے تو بھائی خود اس کی مکمل کفالت کرنے والا ہے، جب کسی کی ماں بنی تو اولاد اس کی مکمل کفیل بن گئی ہے، یہ عورت ہی ہے جب دربار نبوت میں آئی تو ردائے نبوت بچھائی گئی، یہ مقدس عورت ہی ہے، جسے سب سے پہلے وحی سننے کا شرف عظیم حاصل ہوا، یہ عورت ہی ہے جس کے بستر میں وحی نازل ہوئی، یہ عورت ہی ہے جس کی نسبت سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملا، یہ عورت ہی ہے جس کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے سے جنت کی بشارت سنائی گئی، یہ عورت ہی ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام کی گھبراہٹ اور تنہائی دور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا، یہ عورت ہی ہے جس کا نکاح آسمان پر اللہ نے خود پڑھایا، یہ عورت ہی ہے جس پر بہتان اور الزام تراشے تو اللہ جل شانہ قرآن پاک نازل فرما کر اس کی برأت اور پاکی کا اعلان صاف الفاظ سے فرمادیا، یہ عورت ہی ہے جسے قرآن میں مرد کا جزو قرار دیا ہے، یہ عورت ہی ہے جس کو قرآن کریم نے حسنِ سلوک کا حکم دیا، یہ عورت ہی ہے جس کو میرے حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد پر جانے سے ماں کی خدمت کرنے کو مقدم فرمایا ہے، یہ عورت ہی ہے میرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین متاع قرار دیا ہے، یہ عورت ہی ہے جس کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین فرمایا ہے۔

مذہب اسلام کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا کہ جو حقوق، برتری اور عزت و عظمت عورت کو اسلام نے عطا کئے ہیں وہ دنیا کے کسی مذہب، کسی قوم، جماعت یا سوسائٹی نے نہیں دی ہے۔

یونانی: عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ قرار دیتے ہیں، اور اس کی باقاعدہ خرید و فروخت ہوتی تھی، اور میراث میں عورت کا کوئی حصہ نہیں تھا، لیکن دینِ اسلام نے عورت کے لئے حقوق میراث مقرر کئے باقاعدہ عورت کے حقوق میراث کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائی ہیں۔

ختم نبوۃ

رومی: عورتوں کو جانور کے برابر سمجھتے تھے، معمولی سی معمولی بات پر عورت کو قتل کر دینا یہ ان لوگوں کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ان کو زندہ درگور کیا جاتا تھا، ضمانت اور رہن کے طور پر عورتوں کو رکھا جاتا تھا، جو عورت بیوہ ہو جاتی تھی اس کو لوگ منحوس خیال کرتے تھے اور ہندوؤں میں وہ عورت آج بھی قابل فخر سمجھی جاتی ہے جو شوہر کی چتا پر زندہ جل کر مرے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر عورت کو اس کی تاریکی ذلت اور پستی سے نکالا اور عزت اور عظمت کی بلندی پر پہنچادیا اور اسے اس کے حقوق دلوائے اور بہترین مقام عطا فرمایا۔

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ ایک اونٹ کو تیز تیز لے جارہے تھے، اس میں خواتین سوار تھیں، جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: "یہ آبگینے ہیں آہستہ چلو۔"

ذرا! آپ خود اندازہ فرمائیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں عورت کی کتنی قدر اور عزت تھی؟ عورت کے بارے میں ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ: "عورتیں مردوں کا حصہ ہیں۔"

ان تمام باتوں اور ارشادات کے باوجود کون یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ اسلام نے عورت کو مقام نہیں دیا ہے؟ کیا کوئی ایسا مذہب ہے جس میں عورت کو اس سے اچھا اور بہتر مقام دیا گیا ہو یا ہے کوئی مذہب جس میں اچھی شریک حیات کو نصف قرار دیا، جس نے بیوہ عورت کو معزز مقام دیا، جس نے عورت کو صرف عورت ہونے کی بنا پر محترم کہا، جس نے عورت کو بیٹی کی حیثیت سے، بیوی کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے، ماں کی حیثیت سے، قابل احترام قرار دیا ہو، ایسا کوئی بھی مذہب نہیں، سوائے دین اسلام کے جس نے عورت کو ان اکرامات اور احترامات سے نوازا ہے۔

قرآن نے جہاں والدین کی عظمت بیان کی وہاں ماں کو باپ پر فوقیت دی ہے، زیادہ حسن سلوک کا حامل ماں کو قرار دیا ہے۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم کچھ اس طرح سے ہے کہ:

"دربار نبوت میں سوال کیا گیا کہ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ماں" تین مرتبہ سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ "ماں" چوتھی مرتبہ جواباً ارشاد فرمایا کہ "باپ"

اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ مذہب اسلام میں عورت کی کتنی قدر ہے؟ اسی طرح ایک اور حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ:

"سائل نے پوچھا کہ میرے نیکی کرنے یعنی حسن سلوک کے کون زیادہ حقدار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں مرتبہ ایک ہی ارشاد فرمایا کہ "ماں" اور چوتھی مرتبہ فرمایا: "باپ"

ایک حدیث شریف میں تو بالکل صراحتاً یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:

"اللہ نے تم پر تمہاری ماؤں کی نافرمانی کو حرام کر دیا ہے۔"

ان وضاحتوں اور صراحتوں کے بعد کسی نادان یا بیوقوف کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے؟

ذرا! آپ مغربی تہذیب ملاحظہ فرمائیے:

جہاں بوڑھے ماں باپ کا کیا حشر ہوتا ہے؟ جوان بہن، بھائیوں کے سامنے جوان بیٹیاں ماں، باپ کی موجودگی میں کیا کیا شرمناک حرکتیں انجام دیتی ہیں، یہ سب اس لئے کہ انہوں نے دین اسلام کو پہچانا ہی نہیں، یہ لوگ عورت کی عزت و عظمت سے ناواقف ہیں۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں جانے کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لاتے اور اگر امت کی شہزادی دربار نبوت میں تشریف لاتیں تو کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، ان کے لئے چادر بچھاتے اور محبت و شفقت کے ساتھ بٹھاتے، آج بھی مسلمان گھرانوں میں بیٹوں کو زیادہ، محبت زیادہ عزت و وقار سے رکھا ہے، جوان ہونے پر اچھا رشتہ کیا جاتا ہے اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ اچھا گھر بسا رہے، برخلاف مغربی معاشرہ کے جہاں لڑکی کی عزت کھلونا بنی ہوئی ہے، اس میں بجائے مہذب گھر کے محبت کرنے والے شوہر کے فرینڈز کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے، وہ بھی جب دل بھر جائے تو دوسرا فرینڈز منتخب کر لیتا ہے جبکہ مسلمان لڑکی اپنے والدین اور بہن، بھائیوں سے جدا ہو کر ایک نیا گھر تشکیل دیتی ہیں۔ جہاں اس کا مطمع نظر شوہر، شوہر کی خدمت، اولاد کی پرورش و تربیت ہوتی ہے اور وہ معاشرہ میں ایک باعزت و باوقار گھریلو سربراہ کی حیثیت سے رہتی ہے۔ اسلام نے عورت کی کفالت پر کسی قسم کی ذمہ داری نہیں رکھی، اگر بیٹی ہے باپ ذمہ دار ہے، اگر بیوی ہے تو شوہر ذمہ دار ہے، اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے، اس پر معاشرتی دوڑ دھوپ محنت و مشقت کا بوجھ نہیں رکھا گیا، اس لئے یہ فطری طور پر مرد سے کمزور ہوتی ہے، اولاد کے رزق کی ذمہ داری عورت کا نان و نفقہ سب مرد پر لازم ہے، عورت اس فکر سے آزاد ہے۔ جگہ جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے۔ مرد کو حکم دیا ہے اچھا کھلائے، اچھا پہنائے، اچھا برتاؤ کرے اور ایسے شخص کو بہترین فرمایا تو ان تمام باتوں سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ عورت کو صحیح اور جائز مقام دلانے والا صرف اسلام ہے۔ باقی مذاہب وغیرہ اس سے محروم ہیں۔

وجود زن سے ہے کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے سوز دروں

○

جو دل لذت کش ذوق نگار یار ہو جائے

ایک نومُسلم کی حیرت انگیز داستان

مولانا شمیر الدین قاسمی مدظلہ (چیئرمین مون ریسرچ سینٹر یو کے)

مانچسٹر منتقل ہونے کے بعد پہلی مرتبہ ایک پڑوسی سے ملاقات ہوئی، جن کا چہرہ دیکھ کر احساس ہوا کہ یہ کوئی عربی شیخ جو میرے پڑوس میں رہائش پذیر ہیں، سر پر سفید پگڑی چہرے پر تقریباً ایک بالشت لمبی داڑھی، ہاتھ میں تسبیح کرتا اور پاجامہ میں ملبوس جناب فاروق عبداللہ نقشبندی صاحب تھے، عرب سمجھ کر میں نے عربی میں گفتگو شروع کی تو انہوں نے سلام کے بعد انگریزی میں جواب دیا میں نے پوچھا آپ ہیئت ولباس سے عربی شیخ معلوم ہوتے ہیں تو کیا آپ عرب نہیں ہیں؟ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا میں پہلے انگریز تھا، دس سال قبل اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوا ہوں اور الحمدللہ اب مسلمان ہوں۔

مسلمان تو بہت لوگ ہوتے ہیں لیکن مجھے تعجب یہ تھا کہ وہ ایک ایک سنت کو معلوم کرتے ہیں اور اس پر عمل کی کوشش کرتے ہیں ایک دن فجر کی نماز میں، میں نے پوچھا کہ آپ تو انگریز تھے آپ شرٹ اور پینٹ پہننے کے عادی تھے، آپ فجر کی نماز میں ہمیشہ لنگی کیوں پہن کر آتے ہیں فرمانے لگے کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس لئے میں دن کے شروع میں اس سنت کی ادائیگی کرتا ہوں پھر کام کاج کی وجہ سے شلوار پہن لیتا ہوں۔ برطانیہ میں فجر میں کوئی لنگی نہیں پہنتا، اس لئے مجھے ان کی لنگی پر تعجب تھا اس لئے میں نے پوچھا میں اس جذبے پر بہت دیر تک سوچتا رہا کہ ان نومسلموں کو بہت مشقت اور مجاہدہ سے دولت اسلام ملی ہے، اس لئے یہ حضرات ایک ایک سنت کی کتنی قدردانی کرتے ہیں اور ہم لوگوں کو والدین اور معاشرے کے طفیل اسلام ملا ہے، اس لئے سنت کی ادائیگی کا بعض مرتبہ خیال بھی نہیں آتا۔

موصوف شیخ طریقت حضرت آصف حسین فاروقی نقشبندی مانچسٹر سے بیعت ہیں، اس لئے اپنا عرف نقشبندی رکھا ہے ان کا پرانا نام اسٹیفن ہے اور عرف ایڈیسن ہے لیکن اب وہ پرانے نام اور عرف سے نفرت کرتے ہیں اور نقشبندی کہلانے پر فخر کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ نقشبندی سلسلہ سے منسلک ہوں اور تمنا رکھتا ہوں کہ اس سلسلہ کے بزرگوں کے ساتھ میرا حشر ہو، انہیں بزرگوں کے سامنے میں زندہ ہوں انہیں کے دامن تھامتے ہوئے مرنے کی تمنا رکھتا ہوں اور خدا کرے انہیں کے ساتھ حشر ہو۔ ان کے شیخ کی خانقاہ میں ہفتے میں دو مرتبہ مجلس ذکر ہوتی ہے اور عشاء کے بعد تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہتی ہے نقشبندی صاحب پوری پابندی کے ساتھ ذکر میں شریک ہوتے ہیں اور دوست و احباب کو بھی شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ تقریباً دوسو مریدین حلقہ میں شریک ہوتے ہیں اور حلقہ بنا کر ذکر کرتے ہیں، کئی مرتبہ ناچیز کو بھی محفل میں شریک کیا اور دیر تک ذکر کی لذتوں سے محظوظ ہوتا رہا۔

نشاط کامراں اس کا حیات جاوداں اس کا
جو دل لذت کش ذوق نگار یار ہو جائے

مسلمان تو بہت سے لوگ ہوتے ہیں لیکن ہندوستانی بزرگوں کی طرح خانقاہی نظام سے اتنا مربوط اور اس کے ایک ایک عمل سے اتنی دلچسپی میں نے کئی نو مسلموں میں پائی جو ان میں ہیں، موصوف کو ہمارے بزرگوں کے اکثر نام یاد ہیں ان کے طریقہ تربیت کا پتہ ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ کس سلسلے میں کونسا ذوق غالب ہے، نقشبندی صاحب کے ساتھ نو مسلموں کا بہت بڑا حلقہ ہے وہ تمام ہی پابندی کے ساتھ ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، محفل ذکر میں شامل ہونے کے لئے عمامہ باندھنا ضروری ہوتا ہے، دیکھتا ہوں تو بہت مسرت ہوتی ہے ایسا لگتا ہے کہ فرشتوں کی نورانی جماعت ہے جو حلقہ لگائے محو عبادت ہیں۔

نقشبندی صاحب نے نو مسلموں کی تربیت کے لئے غیر مسلموں میں اشاعت اسلام کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام "یورپین نیو مسلم سینٹر" ہے اس ادارے میں ہر دو ہفتے میں مجلس منعقد ہوتی ہے قرب و جوار کے نیو مسلم جمع ہوتے ہیں، اس میں تربیتی تقریریں ہوتی ہیں اور اسلام پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے، جو حضرات مسلمان ہوتے ہیں ان کا پورا خاندان چھوٹ جاتا ہے، اقربا اور رشتہ دار نفرت سے پیش آتے ہیں، جن کی شادی ہوئی ہوتی ہے ان کی بیوی خیرباد کہہ جاتی ہے، بعض آدمی کی اولاد

بھی چھوٹ جاتی ہیں اس سے زندگی میں خلاء پیدا ہوتا ہے، اب ان کو نیا گھر بنانے کی ضرورت پڑتی ہے، شادی بیاہ کرنا ہوتا ہے، اور ہمارا معاشرہ یہ ہے کہ نومسلم کو جلدی اپنی لڑکی نہیں دیتے اور نہ نومسلمہ خاتون کو قبول کرتے ہیں، اس لئے ان نووارد حضرات کو بہت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، بعض مرتبہ عمر بھر تنہائی کی زندگی گزارنی پڑتی ہے نقشبندی اور ان کے احباب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان مایوس لوگوں کا ہم سہارا بنیں گے، ان کی شادی بیاہ کا ہم انتظام کریں گے اور نیا گھر بنانے میں امداد کریں گے۔

چونکہ ہم بھی نئے مسلمان ہوتے ہیں، اس لئے ہم سے ان کی ڈھارس بندھے گی اور اسلام کی شاہراہ پر چلنے کی ہمت ہوگی، حلقہ اسلام میں داخل ہونے والے حضرات کو یہ محسوس نہیں ہوگا کہ ہم تنہا ہیں ہمارے ساتھ پورا ایک کنبہ ہے، ایک معاشرہ ہے اور بہت بڑا خاندان ہے، اس راہ پر چل رہا ہے، نقشبندی صاحب کی مادری زبان انگریزی ہے وہ انگریزی کی رسم و رواج اور اس کی طبیعت سے واقف ہیں اس لئے وہ یہاں اشاعت اسلام میں کامیاب ہیں اور حلقہ بگوش مسلمانوں کو اسلام پر جمنے میں کافی تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

مانچسٹر اور اس کے قرب و جوار میں تقریباً ۵۰۰ حضرات ہیں جو دس بارہ سال کے عرصے میں مسلمان ہوئے ہیں اور الحمدللہ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ جمے ہوئے ہیں، ان کے رشتہ داروں نے اسلام سے برگشتہ کرنے کی بہت کوشش کی، لیکن وہ لوگ ان لازوال نعمتوں کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

نقشبندی صاحب نے ملائیشیا کی ایک خاتون سے شادی کی ہے، ان سے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ صاحبزادے بھی عمامہ باندھتے ہیں اور سنت کے لباس میں ملبوس رہتے ہیں، نقشبندی کی والدہ حیات ہیں وہ ان سے محبت رکھتے ہیں ان کے پاس جاتے ہیں ان کی خدمت کرتے ہیں اور اسلام کی دعوت دیتے رہتے ہیں لیکن ابھی تک عیسائیت پر قائم ہیں، ان کی بہن اور بھائی بھی عیسائیت پر قائم ہیں البتہ ان سے تعلقات استوار رکھے ہوئے ہیں۔

یہ عجیب کرشمہ ہے کہ یورپ اور خاص طور پر برطانیہ نے اسلام کو مٹانے اور اس کو بدنام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا ہے، اسلام کے روشن چہرے کو مسخ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، آئے دن ذرائع ابلاغ کے نئے نئے حربے استعمال کرتا ہے

لیکن نومسلم اسلام کے لئے قوم اور خاندان کو خیر آباد کہتے ہیں جان و مال، دوست احباب معاشرے اور قوم کی قربانیاں پیش کرتے ہیں اور ایک ایک سنت پر مر مٹنے کا عزم اور حوصلہ رکھتے ہیں، بزرگوں کے طریقے پر خانقاہیں تعمیر کر رہے ہیں اور مسلمانوں کی تربیت کے لئے ادارے قائم کر رہے ہیں کوئی ان بھولے انگریزوں کو بتائے کہ ان حضرات کو کس تلوار نے مجبور کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں اور ان کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگائیں شراب خانوں اور کلبوں میں داد عیش دینے والے حضرات آج خانقاہوں میں "اللہ اللہ" کی ضرب لگا رہے ہیں اور اس میں اتنی مسرت اور اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ زندگی میں ان کو کسی جگہ نہیں ملا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

☆☆..........☆☆

بقیہ: گھناؤنا کردار

گا۔ پس میں نے حکم خداوندی تم تک پہنچایا ہے، اس خدا کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ اس کی بے بہا نعمتوں کے خزانے تم پر کھولے جائیں گے، میں اپنی طرف سے بھی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب عزت و احترام کرتا رہوں گا، میں آپ کو ایک دیندار بزرگ تصور کرتا ہوں۔ اگر آپ زمین کے ہبہ کی بات لکھواؤ گے تو میں آ کر دستخط کر جاؤں گا، اس کے علاوہ عزیز محمد بیگ کے لئے پولیس میں بھرتی کرانے اور اعلیٰ عہدہ دلانے کی خاص کوشش و سفارش حکومت برطانیہ سے کر دی ہے، اور اس کارشتہ میں نے ایک امیر آدمی جو میری امت میں میری عقیدت رکھنے والا ہے، مقرر کر دیا ہے اللہ کا فضل آپ کے شامل حال ہو۔"

فقط خاکسار
غلام احمد عفی عنہ

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر اظہار تعزیت

بھکر (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکنوں کا ایک تعزیتی اجلاس جناب امام الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر سرگرم کارکن جناب محمد ارشاد فاروقی صاحب کے علاوہ دیگر احباب، جناب عبدالمجید ساجد، مہربان ساجد وغیرہ نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ صاحبزادگان و پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ختم نبوۃ

قسط نمبر ۳

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار حقائق کے آئینے میں

تحریر: راؤ شمشیر علی خان

قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کی عبارت کو چھوڑ دیتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید میں حکم فرمایا، جہاد کرنا ہی اصل دین کا تحفظ ہے، اگر جہاد نہ ہوتا، میدان بدر میں ۳۱۳ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہوتے، تو آج یہ دنیا کے ۹۵ کروڑ مسلمان نہ ہوتے لیکن مرزائی عقیدہ ہے کہ جہاد کرنا حرام ہے۔

جہاد کو ختم کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ظاہر کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی جگہ خود مرزا اپنے آپ کو تصور کرتا ہے۔

مرزا قادیانی کا عقیدۂ حج:

مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کو خط لکھا کہ:

آپ حج بیت اللہ کیوں نہیں کرتے؟

اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے کہا کہ:

"میرا پہلا کام سوروں، خنزیروں کو قتل کرنا ہے، یعنی جو لوگ میری نبوت کو نہیں مانتے وہ خنزیر ہیں، ان کا قتل کرنا میرا کام ہے، دوسرا کام صلیب عیسائیت کو شکست دینا ہے، بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں ان کو قتل کر کے پھر دوسرا کام کروں گا۔"

(ملفوظات احمدیہ حصہ پنجم مرتبہ محمد منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

ایک مرتبہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جو ختم نبوت کے پاسبان تھے، انہوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے پوچھا کہ آپ حج بیت اللہ کیوں نہیں کرتے؟ مرزا قادیانی نے جواب دیا:

"واہ! مولوی صاحب آپ مجھے قتل کرانا چاہتے ہیں، کیونکہ مکہ مکرمہ سعودی عرب کی حکومت کو ہندوستان کے مولوی حضرات نے میرے خلاف قتل کرانے پر آمادہ کر لیا ہے، حکومت حجاز مجھے غیر مسلم کذاب جان کر قتل کر دینے کو تیار ہے، ایسی حالت میں خواہ مخواہ میں اپنے آپ کو قتل کراؤں۔ مرزا قادیانی نے جہاد کی بات کہا: "اب زمین پر جہاد کرنا بند ہو گیا ہے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا، سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام ہے۔" (صفحہ ۵ ۱۳ اشتہار مرزا قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ۲۸/ مئی ۱۹۰۰ء)

"کیا میں نے پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف والوں کو اس لئے بلایا تھا کہ میں ان سے بحث کروں یا بیعت کروں، حالانکہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے بتا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے فلاں جھوٹی ہے، اور قرآن مجید کے صحیح الفاظ کی بھی مجھے اطلاع بخشی ہے، پھر کوئی وجہ نہیں کہ میں مہر علی شاہ سے بحث مناظرہ کروں جبکہ میرے پاس وحی آتی ہے اور مجھے اپنی وحی پر ایسا ایمان ہے جیسے قرآن کریم تورات اور انجیل پر۔ کیا مہر علی شاہ کو امید توقع ہو سکتی ہے کہ میں اپنا عقیدہ چھوڑ کر مہر علی شاہ کی بیعت کر لوں، مہر علی شاہ کی جماعت میری مخالفت میں کتابیں شائع کر رہی ہے، پھر میں نے عہد کر لیا ہے کہ کسی مولوی سے بحث مناظرہ نہیں کروں گا، اگر مہر علی شاہ کا دل فاسد نہیں تھا تو انہوں نے ایسی بحث کی مجھ سے درخواست کیوں کی۔"

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۵ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا خط بنام مولوی ثناء اللہ امرتسری اخبار الفضل ۳۰/ جولائی ۱۹۳۶ء میں اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں مخالف گروہ سے مناظرہ نہیں کروں گا، کیونکہ آپ لوگوں کے پاس میرے متعلق سوائے گالیوں اور گندے الفاظ کے سوا کچھ نہیں ہے، اس لئے اب میں بحث نہیں کروں گا"

امریکی عیسائی:

ایک مرتبہ ایک عورت ایک امریکی آدمی امریکہ سے قادیان گئے انہوں نے قادیانی سے یہ سوال کیا کہ آپ نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کا کوئی ثبوت دکھائیں؟

مرزا قادیانی نے جواب دیا:

"تمہارا امریکہ سے قادیاں آنا ہی میری نبوت کی صداقت کا نشان ہے، امریکی حیران ہو کر پھر پوچھتا ہے کہ میرا امریکہ سے آنا نبوت کا ثبوت نہیں پھر مرزا قادیانی نے کہا کہ نبی وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کوئی بات پہلے بتا دے، میں نے آج سے بیس سال پہلے بتا دیا تھا کہ میری صداقت نبوت پر ایمان لانے کے لئے دور دور سے لوگ آئیں گے، میری نبوت کا دعویٰ سچا ہے کہ آج امریکہ سے چل کر لوگ میرے پاس آرہے ہیں، پھر کیا میں خدا کا نبی نہیں ہوں۔" (تقریر مفتی محمد صادق اخبار الفضل ۱۲/ جنوری ۱۹۲۶ء)

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان ہونے کا دعویدار خدا کو ایک مانے اور پھر بھی عقیدہ رکھے کہ

سینکڑوں ہزاروں سال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں یا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنانا یہ گناہ ظاہر ہوتا، جب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے، پھر نبی صلعم کی ختم نبوت تو باقی نہ رہی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر ہوگئے۔ (مرزا محمود خلیفہ قادیان ۱۳/اکتوبر ۱۹۲۵ء)

جواب مؤلف مضمون کی طرف سے :

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت قرآن مجید و حدیث نبوی کی روشنی سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ آج اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی پیدا ہوتے وہ بھی میرے امتی ہوتے ہم اہل سنت والجماعت کے عقائد یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے، اور آپ دوبارہ دنیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر نازل ہوں گے نبی آخر نہیں ہوں گے۔

انگریزی نبی کے خاندان پر ایک نظر :

مرزا غلام احمد قادیانی اور نو عمر لڑکی محمدی بیگم :

مرزا احمد بیگ کی لڑکی تھی جو غلام احمد قادیانی کے ماموں زاد بھائی تھے، مرزا احمد بیگ اور عمر النساء محمدی بیگم کے والدین تھے اور محمدی بیگم کی ماں مرزا قادیانی کی چچازاد ہمشیرہ تھی۔ مرزا امام الدین کی حقیقی بہن تھی، مرزا سلطان محمد محمدی بیگم کا شوہر اور مرزا غلام احمد قادیانی کا مخالف تھا، کیونکہ اس جھوٹے نبی پر مرزا سلطان محمد ایمان نہیں لایا تھا، مرزا قادیانی انگریزی نبی کی پہلی بیوی پھجے دی ماں دوسری بیوی نصرت جہاں بیگم تھی۔ فضل احمد، سلطان احمد مرزا قادیانی کے لڑکے تھے۔

مرزا قادیانی کا ایک الہام :

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ :

"خدا تعالیٰ نے مجھے وحی سے بتایا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت دشمنی کریں گے، اور دیوار کی طرح درمیان میں آئیں گے لیکن اتنی عداوت دشمنی کے باوجود میرا نکاح محمدی بیگم سے ہوگا اور اس نکاح کو کوئی روک نہیں سکے گا، کنواری یا بیوہ ہو، مگر ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۶ مرزا غلام احمد قادیانی)

"محمدی بیگم کے رشتہ دار مجھ سے آسمانی نشان مانگتے ہیں، لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ جو انسان بھی مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں محمدی بیگم سے نکاح کرے گا، اس کے لئے یہ نکاح بہت برا ہوگا، کیونکہ نکاح سے ڈہائی سال بعد وہ فوت ہوجائے گا اور محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ بھی تین سال کے بعد فوت ہوجائے گا اور اس گھر پر مشکل مصیبت تنگی پڑے گی، اور زندگی میں اس محمدی بیگم کے لئے کراہت غم فکر مصیبت پیش ہوگی۔"

(تحریر مرزا قادیانی اشتہار ۱۰/جولائی ۱۸۸۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۴)

لالچ :

مرزا قادیانی نے کہا کہ :

"اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی محمدی بیگم سے نکاح کے لئے اس کے باپ سے درخواست کر اور احمد بیگ سے کہہ دینا کہ وہ تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے، اور اپنی لڑکی کا رشتہ مرزا قادیانی سے کردے اور یہ بھی کہہ دینا کہ مجھے اس زمین کو ہبہ کرنے کا حکم بھی مل گیا ہے جس کے تم خواہشمند تھے، اس زمین کے ساتھ اور مزید زمین بھی دی جائے گی اور دیگر احسانات تم پر کئے جائیں گے، بشرطیکہ تم اپنی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کردو، میرے تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لو تمہارے لئے بہتر ہوگا، اگر نہیں مانو گے تو یاد رکھنا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اگر کوئی دوسرا آدمی اس لڑکی سے نکاح کرے گا تو یہ نکاح اس کے لئے اچھا نہ ہوگا اور نہ تمہارے لئے کیونکہ تم تین سال کے اندر اندر مشکلات میں پھنس کر مرجاؤ گے، اور وہ نکاح کرنے والا ڈھائی سال کے اندر مرجائے گا، یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے، مرزا احمد بیگ تیوری چڑھا کر چلا گیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۷۲ تحریر مرزا غلام احمد قادیانی)

"خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے دشمن مخالف منکر رشتہ داروں کے حق میں یہ نشان بطور پیشگوئی کے ظاہر کردیا ہے کہ جو شخص محمدی بیگم دختر احمد بیگ سے نکاح کرے گا، وہ ڈھائی سال کے اندر مرجائے گا وہ عورت محمدی بیگم عاجز بیوہ ہو کر میری بیویوں کے حرم میں داخل ہوگی۔"

(۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول مرتبہ قاسم علی احمدی صفحہ ۶۳ اخبار ریاض ہند امرتسر مارچ ۱۸۸۶ء)

خدائی حکم :

مرزا غلام احمد ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کو ایک خط بنام مرزا احمد بیگم لکھا:

مکرمی مخدومی اخویم مرزا احمد بیگم سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

"ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہوا تھا کہ کچھ غنودگی، غشی طاری ہوئی، نیند کی حالت میں خدا کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ مرزا احمد بیگ کو مطلع کردیں کہ وہ اپنی بڑی لڑکی محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کردیں، یہ مرزا احمد بیگ کے حق میں خیر وبرکت ہوگی، ہماری طرف سے انعام واکرام بارش کی طرح نازل ہوں گے، اور غربت، تنگی سختی دور کردی جائے گی، اور ہمارے قہر سے بچ جائے

باقی صفحہ ۱۹ پر

ختم نبوۃ

اخبارِ ختمِ نبوّت

فرانس اور ہالینڈ کے مسلمان نئی نسل کے دین کی حفاظت کے لئے محنت کریں

قادیانی اور عیسائی این جی اوز کے ذریعہ نئی نسل کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہیں

مفتی نظام الدین شامزئی

پیرس (رپورٹ : محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا منظور احمد الحسینی، مفتی خالد محمود، حاجی عبدالرزاق خان، حافظ محمد ایوب، محمد نعمان، اعتماد الحق، محمد بن خلیفہ نے جامع مسجد رحمت پیرس، حاجی جاوید احمد، حاجی محمود احمد کے ظہرانہ اور ہالینڈ میں تبلیغی مرکز اور محمد انس کے ظہرانہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج امت مسلمہ میں اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور جہادی جذبہ پیدا کرنے کی ایک دینی لہر دوڑی ہوئی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے کا شعور پیدا ہو رہا ہے، اس لئے والدین کی ذمہ داریوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح علماً کرام کی ذمہ داریوں میں اضافہ ایک فطری امر ہے۔ اس نازک لمحات میں اگر علماً کرام نے غفلت کا مظاہرہ کیا تو تاریخ ان کو کسی صورت میں معاف نہیں کرے گی۔ اس پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں متحد ہو کر ایسی تحریکات کی سرپرستی کر رہے ہیں جس سے مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام سے دور کیا جاسکے۔ خاص کر قادیانیت کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پسماندہ علاقوں کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم شروع کی ہوئی ہے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی اور بے دینی کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچایا جائے۔ نئی نسل کو اسلامی تہذیب و تمدن سے آراستہ کیا جائے۔ اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے اور سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے، اس سلسلے میں علماً چھوٹی چھوٹی کانفرنسوں کا انعقاد بہت ضروری ہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے مفتی نظام الدین شامزئی سے ملاقات کی جس میں طے پایا کہ ہر تین ماہ بعد علماً کرام کے ایک دورے کا اہتمام کیا جائے تاکہ نئی نسل کی دینی تربیت کے لئے راہ ہموار کی جاسکے۔ قبل ازیں برسلز کی جامع مسجد میں رابطہ عالم اسلامی کے ڈائریکٹر الاستاذ عبدالرحمن الزخنیفی اور الاستاذ جادب الرب عبداللہ دسوقی سے ملاقات کی اور تجویز پیش کی کہ این جی اوز کے طرز پر اسلامی ادارے قائم کر کے قادیانیوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے۔

جرمنی میں قادیانیوں کو مناظرہ میں عبرتناک شکست

مناظرہ میں مسلمانوں کی شاندار کامیابی کے بعد قادیانی فیملی نے اسلام قبول کرلیا

فریشن، کولون (COLON) (قاضی احسان احمد) جرمنی کے مشہور شہر کولون کے ایک قصبہ فریشن میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے بعد محمد مالک نامی شخص نے اپنے خاندان کے ہمراہ قادیانیت اختیار کرلی تھی۔ گزشتہ دنوں مولانا مشتاق الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کی تبلیغ سے متاثر ہو کر وہ دوبارہ اسلام کی طرف راغب ہوا تو قادیانیوں کے گرو مرزا طاہر نے اپنے مربیوں کو بھیجا تاکہ وہ اس کو فوری طور پر قادیانیت میں دوبارہ داخل کرلیں کیونکہ وہ اب تک تیس ہزار فرانک سے زائد رقم انہیں چندوں دے چکا تھا۔ چنانچہ ۱۲/اگست کو مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مفتی خالد محمود، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ محمد ایوب، حاجی عبدالرزاق خان، محمد نعمان اور اعتماد الحق پر مشتمل ختم نبوت کا ایک وفد آفن باخ، جرمنی پہنچا تو ان کو اس صورتحال سے مطلع کیا گیا جس پر فوری طور پر ایک اہم اجلاس بلا کر فیصلہ کیا گیا کہ مناظر اسلام مولانا منظور احمد الحسینی اس مناظرہ میں شرکت کریں۔ ۱۵/اگست کو صبح بارہ بجے محمد مالک کے مکان پر مناظرہ ہوا۔ قادیانیوں کے مربی ڈاکٹر جلال شمس پی ایچ ڈی اور ڈاکٹر بشارت پی ایچ ڈی اور مسلمانوں کی طرف سے مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا مشتاق الرحمن نے بات چیت کی۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ کتابیں اور ان کتابوں کے حوالے دکھا کر یہ ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مہدی، پھر مسیح موعود اور پھر نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا، جس کا کوئی جواب قادیانی مربیوں کے پاس نہیں تھا، جس پر محمد مالک نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ مجھے اب تک دھوکہ میں رکھا گیا اور مرزا غلام احمد کے دعوائے نبوت سے بے خبر رکھا گیا تھا لیکن آج واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا، اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار کافر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے خاندان نے بھی اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے توبہ کی اور تحریر پر دستخط کئے علاوہ ازیں مشتاق احمد، افضل محمود، تیمور نے بطور گواہ توبہ نامہ پر دستخط بھی کئے۔ جرمنی کے مسلمانوں نے اس مناظرہ کی کامیابی پر تمام مسلمانوں کو مبارکباد پیش کی۔

تفصیل اگلے ہفتہ ملاحظہ فرمائیں

ختم نبوۃ

ایئرمینوں کے داڑھی رکھنے پر پابندی ختم کی جائے،

مفتی محمد رفیع عثمانی اور دیگر علماٗ کرام کا مطالبہ

داڑھی رکھنے پر پابندی نہیں، ترجمان فضائیہ

کراچی (نمائندہ خصوصی) رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا محمد اشرف کھوکھر، مولانا نعیم امجد سلیمی اور قاری عبدالمالک صدیقی نے اپنے الگ الگ بیانات میں پاکستان ایئر فورس کے ذمہ داران کی جانب سے ایئر مینوں کے لئے داڑھی نہ رکھنے کی شرط کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ یہ شرط فوری طور پر ختم کی جائے اور یہ شرط عائد کرنے کے ذمہ داروں کو برطرف کیا جائے۔ علماٗ نے کہا کہ شریعت کی رو سے داڑھی رکھنا مسلمانوں پر لازم ہے۔ دریں اثناٗ پاک فضائیہ کے ترجمان نے رئیس الجامعہ دارالعلوم کراچی مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور دیگر علماٗ کی طرف سے پاک فضائیہ میں ایئرمین کے لئے داڑھی نہ ہونے کی شرط کے حوالے سے بیان کو متعلقہ قواعد سے لاعلمی کا شاخسانہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ پاک فضائیہ میں شمولیت کے لئے داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ ترجمان نے واضح کیا کہ شناخت اور سیکورٹی کی ضرورتوں کے تحت پاک فضائیہ کے کسی ملازم نے پہلے سے رکھی داڑھی صاف کرنا ہو یا بغیر داڑھی کے کسی ملازم نے داڑھی رکھنا ہو تو دونوں صورتوں میں اسے اس کے لئے پیشگی اطلاع اور رسمی اجازت حاصل کرنا ضابطے کا حصہ ہے۔

اجلاس برائے انتخاب سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا بعد نماز عصر اجلاس برائے انتخاب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی اہلیہ کے لئے جو کچھ دن پہلے فوت ہوگئی تھیں دعائے مغفرت کی اور حضرت امیر مرکزیہ سے اظہار تعزیت کیا بعد ازاں مقامی جماعت کا انتخاب ہوا، جن کے نام یہ ہیں:

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا حافظ عبدالمجید صاحب

امیر: آغا سید محمد شاہ

نائب امیر: حاجی احمد حسین، دارالشفاء والے

ناظم اعلیٰ: قاری عبدالحفیظ، خطیب مدینہ مسجد

ناظم نشرواشاعت: مولانا عبدالرحمٰن، جبل الرحمت ان کوٹھ

خازن: حاجی رشید احمد، بانی پتی طارق روڈ سکھر

مرکزی نمائندہ: مولانا بشیر احمد مدظلہ، حاجی رشید احمد پانی پتی

انتخاب ختم نبوت پنوں عاقل

مورخہ ۱۴/ جولائی ۲۰۰۰ بعد نماز جمعہ جامع مسجد پنوں عاقل میں ایک انتخابی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں سب سے پہلے حضرت نائب امیر مرکزیہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مزید بلندیٔ درجات کی دعا کی گئی۔

نام عہدیداران جماعت پنوں عاقل:

امیر: مولانا فاروق احمد خطیب جامع مسجد قادریہ

نائب امیر: مولانا عبدالحمید شیخ

ناظم اعلیٰ: ماسٹر عبدالرحمٰن شیخ

نائب ناظم اعلیٰ: ماسٹر عبدالحق شیخ

خازن: محمد رمضان شیخ

ناظم نشرواشاعت: حافظ محمد انور حسین

ناظم تبلیغ: حافظ عبداللہ شیخ

نمائندہ مجلس عمومی: مولانا فاروق احمد، حاجی رضا محمد شیخ، حافظ محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر

مرکزی مبلغین دورہ سکھر اور پنوعاقل

صدر المبلغین حضرت مولانا بشیر احمد صاحب اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بعد از نماز عشاء چاند مسجد نگر میں بیان ہوا، جس میں مسلمانوں کو قادیانیوں کی شرارتوں سے آگاہ کیا گیا۔ بروز ہفتہ صبح بعد نماز فجر مدینہ مسجد کپڑا مارکیٹ میں حضرت مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی کا مفصل بیان ہوا، صبح دس بجے جامعہ حمادیہ منزل گاہ میں مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا، بعد نماز ظہر جامعہ اشرفیہ میں بیان ہوا، بعد نماز عصر گول مسجد پیراج کالونی میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا۔

مولانا نے اپنی تقریر میں قادیانی فتنہ کے تمام مکروفریب سے مسلمانوں کو آگاہ کیا، مولانا نے فرمایا کہ قادیانی فتنہ کو آج ایک صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اس باطل فرقہ کو ختم ہو جانا چاہئے تھا مگر چونکہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بنایا تھا، آج تک یہ فتنہ انگریز اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے اور مرزائی قرآن پاک اور احادیث پاک کی غلط تاویل کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں۔

مولانا نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے

ختم نبوت

بھی قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلط تاویلیں کر کے سلسلہ نبوت کو جاری ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی جو لوگ نبوت و رسالت کے مقام کو نہیں سمجھتے تھے وہ مرزا کے دام فریب میں پھنس گئے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا ایندھن بن گئے اور اتوار کی صبح یہ علماً کرام چنوں عاقل تشریف لے گئے مدینۃ العلوم لڑے والے مدرسہ میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا بعد نماز ظہر جامع مسجد چنوں عاقل میں مفصل بیان ہوئے اور تمام ساتھیوں اور علماً کرام سے ملاقاتیں ہوئیں۔ عبدالحق شیخ نے علماً کرام کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں چنوں عاقل کے اکثر علماً کرام نے شرکت کی۔ شام کو ٦ بجے یہ حضرات واپس سکھر تشریف لے آئے جہاں سکھر کی جماعت کے بزرگوں سے مدینہ مسجد میں ملاقات کی اور یوسف کذاب کیس کے فاتح مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب ہوئی۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اعزاز میں مدینہ مسجد کلاتھ مارکیٹ میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت آغا سید محمد شاہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر نے کی۔

استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حافظ عبدالمجید نے یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور اہالیان سکھر کی طرف سے کیس کے مدعی، استغاثہ کے وکلاً، اور عدالت کو اس عظیم فیصلہ پر مبارکباد پیش کی۔

یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے اپنے جوابی خطاب میں کیس کا پس منظر اور کیس میں مجلس تحفظ ختم نبوت اور وکلاً استغاثہ جناب محمد اسمٰعیل قریشی، جناب محمد اقبال چیمہ، جناب غلام مصطفیٰ چوہدری، سردار احمد خان ایڈووکیٹس کی خدمات کو سراہا۔

انہوں نے کہا کہ اس فیصلہ سے قادیانیوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے تاثر کہ گستاخ رسول کی سزا کا قانون اقلیتوں کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار ہے کا ازالہ ہوگا۔ نیز انہوں نے کہا کہ اگر مجرم نے اس عظیم فیصلہ کے خلاف اپیل کی تو سپریم کورٹ تک اس کا تعاقب کیا جائے گا۔ تقریب میں مولانا بشیر احمد، مولانا محمد حسین ناصر، حاجی رشید احمد، قاری عبدالحفیظ سمیت سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

یورپ قادیانیوں کو غلط معلومات پر سیاسی پناہ دینے کی پالیسی پر نظر ثانی کرے پاکستان میں کسی جگہ بھی قادیانیوں سے امتیازی سلوک کا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا

ختم نبوت کانفرنس جرمنی اور ہزلینگٹن لندن میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا خطاب

جرمنی آفن باخ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے تحت جامع مسجد توحید آفن باخ جرمنی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عزیز الرحمٰن کراولے، قاری محمد ہاشم، حاجی عبدالحمید، مولانا مشتاق الرحمٰن نے کہا کہ قادیانی گروہ مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے اور غلط مظالم کی داستانیں سنا کر سیاسی پناہ حاصل کرتے ہیں اور پھر ان علاقوں میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے ارتدادی سرگرمیاں شروع کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ ان ممالک میں فسادات شروع نہ ہوں۔ اس لئے ہماری یورپ کے حکمرانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں سیاسی پناہوں کی درخواستوں پر نظر ثانی کریں۔ ان علماً کرام نے قادیانیوں کو چیلنج کیا کہ پاکستان میں یا دنیا کے کسی حصے میں یہ ایک ظلم بھی ثابت نہیں کر سکتے بلکہ اندرون سندھ، سرگودھا اور افریقہ کے پسماندہ علاقوں میں قادیانی گروہ ان لوگوں پر مظالم ڈھاتا ہے جو قادیانیت سے ہٹے ہوئے ہیں یا ان کی شرارت سے آگاہ ہیں کہ ان سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور یہ آج نہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے دور سے ہو رہا ہے۔ مسلمان دنیا میں کہیں بھی ہوں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا رشتہ منقطع نہیں کر سکتے۔ قادیانی اگر دنیا و آخرت کی نجات چاہتے ہیں تو وہ جھوٹے مدعی نبوت کا راستہ چھوڑ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ اپنالیں۔

دریں اثنا مسجد بلال ہیزلینگٹن جامع مسجد ختم نبوت لندن میں ہونے والے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، حافظ احمد عثمان، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، قاری محمد ارشد، طٰہٰ قریشی، مفتی محمد اسلم، مولانا اکرام الحق ربانی نے کہا کہ آج دنیا بھر میں این جی اوز کی آڑ میں قادیانی گروہ اور منکرین ختم نبوت مسلمانوں کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو مٹا دیا جائے۔ جہاد کو حرام قرار دیا جائے، اسلامی تہذیب و تمدن کو بدل کر غیر اسلامی تہذیب و تمدن ان پر مسلط کر دیا جائے۔ عقیدہ و ایمان کے اعتبار سے مسلمان کمزور ہو جائیں اور پھر یا تو ان کو عیسائی، یہودی، قادیانی بنا دیا جائے یا ان کی نسل کشی کر کے بوسنیا، کوسوو، چیچنیا کی طرح ختم کر دیا جائے لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انشاء اللہ ہر محاذ پر ان لادینی سرگرمیوں کا مقابلہ کر کے مسلمانوں کے دین اور ایمان کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کرے گی۔

ختم نبوۃ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دی جائے

اہل پاکستان کو تحفظ دینے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں، رہنماؤں کا ردعمل

لندن (**نمائندہ خصوصی**) ممتاز عالم دین مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر برطانیہ کے سماجی، سیاسی اور مذہبی رہنماؤں اور تنظیموں کی طرف سے ردعمل کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے۔

☆ مسلم پارلیمنٹ کے لیڈر ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی نے کہا ہے کہ تشدد کے سبب بڑی قیمتی جانیں اس دنیا سے رخصت ہو رہی ہیں، آخر یہ سلسلہ کب ختم ہوگا؟ اس تشدد کے سبب اب کوئی جان محفوظ نہیں رہی۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو انسانی جان کے تحفظ پر بڑا زور دیتا ہے لیکن افسوس یہی چیز بے قیمت ہو کر رہ گئی ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ مولانا یوسف لدھیانویؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی شہادت ہماری اصلاح کا سبب بنے۔

☆ تحریک منہاج القرآن لندن کا ہنگامی اجلاس الحاج صوفی محمد اسلم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں علامہ غلام ربانی افغانی، حاجی محمد انور، فرزند علی اظہر، علامہ سہیل احمد صدیقی، اور محمد نوید نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی پرزور مذمت کی اور قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

☆ یو۔کے اسلامک مشن مانچسٹر ساؤتھ کے زیر اہتمام مدینہ مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں مقررین نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسی کارروائیاں کسی وطن اور سماج دشمن عناصر ہی کی ہو سکتی ہیں جو بیرون ملک وطن عزیز کی بدنامی کے ساتھ ساتھ اندرون ملک عوام میں عدم تحفظ پیدا کرنے، دین اور دیندار طبقے سے دوری پیدا کرنے کے متمنی ہیں موجودہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ معاشی بحالی کے ساتھ ساتھ امن عامہ کو یقینی بنا کر عوام کو مکمل تحفظ کا احساس دلائیں۔ یہی آج کے پاکستان کی اولین ضرورت ہے۔

☆ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس (ق) برطانیہ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل ڈاکٹر محمود ریاض نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے قریبی رفیق عبدالرحمن کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ ملک میں افراتفری پھیلانے والوں کو حقیقی معنوں میں کیفر کردار تک پہنچائے۔ اس موقع پر راجہ گلبار خان، الیاس خان کیانی، سید ظفر حسین شاہ، وسیم خان، امجد حسین، جمیل تبسم چوہدری نے بھی اظہار تعزیت کیا۔

☆ اسلامک کلچرل سینٹر کراؤلے میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماً اسلام کراچی کے امیر مولانا نصیب الرحمن علوی نے مولانا لدھیانویؒ کی شہادت کو امت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا المیہ قرار دیا انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ امت اسلامیہ کے خلاف طاغوتی طاقتوں کی گھناؤنی سازش ہے اس موقع پر حافظ اکرام الحق ربانی، مولانا عزیز الحق ہزاروی اور قاری محمد نیاز نے بھی مولانا لدھیانویؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے مجرموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

☆ جمعیت علماً برطانیہ کا تعزیتی اجلاس مولانا ڈاکٹر اختر الزمان غوری کی صدارت میں منعقد ہوا، اس موقع پر قاری حق نواز حقانی، مولانا سید سلیم گیلانی، حکیم محفوظ الرحمن جلالی، مولانا لیاقت علی اور سید وسیم گیلانی، نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کے قتل کو دہشت گردی کی انتہا قرار دیتے ہوئے مجرموں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

☆ جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے قائدین مولانا محمد عبدالہادی العمری، مولانا شعیب احمد میرپوری، مولانا محمد حفیظ اللہ خان المدنی، مولانا خرم بشیر امین، مولانا ثناء اللہ سیالکوٹی، مولانا عبدالرزاق مسعود، مولانا قاری طاہر طیب، مولانا محمد عبدالکریم ثاقب اور ڈاکٹر عبدالرب ثاقب نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ متقی اور پرہیزگار عالم تھے۔ انہوں نے دعا کی اللہ مرحوم کو بلند درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ کے مرکز ختم نبوت اینڈ درپن میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر ایک خصوصی تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا حاجی عبدالحمید نے کی اس موقع پر مولانا قاری تصور الحق اور چوہدری محمد خلیل نے اظہار خیال کرتے

ختم نبوۃ

ہوئے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا اس موقع پر بلجئم میں پاکستانی سفیر کو تحریری احتجاج پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ شیخ محمد افتخار، شیخ فاروق، مرزا صابر، ذوالفقار ڈوگر، محمد اکرم، مزمل شاہ، ارشد محمود، سعید اظہر اور محمد ایوب نے بھی احتجاجی اجلاس سے خطاب کیا۔

☆شیفلڈ سے قاری اسمٰعیل رشید اور مولانا اشرف علی نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کی وفات پر رنج و دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اور اسے امت کے لئے ایک سانحہ قرار دیا۔

☆ سپاہ صحابہ برطانیہ کے رہنما مولانا قاری عبدالرشید نے ایک تعزیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مولانا یوسف لدھیانوی کے قتل کی شدید مذمت کی اور مولانا مرحوم کی علمی و دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

☆ شیفلڈ سے نمائندہ جنگ کے مطابق مولانا اسلم زاہد، قاری اسمٰعیل مولانا ارشد، قاری ممتاز، حاجی صدیق خان، حاجی خان افسر، حاجی برکت علی، پاکستان مسلم سینٹر کے چیئرمین حاجی محمد رفیق اور طارق لون نے اپنے مشترکہ بیان میں مولانا یوسف لدھیانوی اور ان کے ڈرائیور کے قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے ان سے قصاص لیا جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اب تک کوئی بھی حکومت لوگوں کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکی۔

مشن ہل برانچ کے ناظم رحمت عزیز سالک اور دیگر کارکنان نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت جلد از جلد قاتلوں کو گرفتار کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

☆اسلامک سینٹر بلیک برن میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک جعفریہ پنجاب کے صدر علامہ سید محمد سبطین کاظمی نے کہا کہ پاکستان کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے انہوں نے یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کی پرزور مذمت کی۔

☆انٹرنیشنل ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا قاری محمد طیب عباسی نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، ابوبکر مسجد ساؤتھ آل کے ارکان حاجی محمد اشرف خان اور حاجی شاہد ستار نے مولانا کے قتل کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

☆ مرکزی جمعیت علماً اہلسنت برطانیہ کے مرکزی صدر مفتی محمد افضل نقشبندی نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے وحشیانہ قتل کو ریاست کی بدترین دہشت گردی قرار دیتے ہوئے پرزور الفاظ میں مذمت کی انہوں نے کہا کہ علماً کرام کے قتل سے بات واضح ہو چکی ہے کہ ختم نبوت کے منکرین منظم طریقہ سے انتقامی کارروائیوں میں مصروف ہو چکے ہیں اور حکومت لوگوں کے جان و مال کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ جمعیت کے جنرل سیکریٹری علامہ حیدر علی مجاہد، مولانا قاری محمد سلیم نقشبندی، سید طالب حسین گردیزی نے علامہ ڈاکٹر محمد عالم سیالکوٹی، مولانا قاری محمد انور اعوان، قاری محمد ہارون علوی، پروفیسر اختر علی، علامہ محمد صدیق نقشبندی، سردار احمد رضوی، حافظ محمد سعید، حافظ عبدالرشید نقشبندی، حاجی صوفی محمد صادق علی، حاجی محمد آزروی، حاجی محمد شہباز تبسم اور حاجی عبدالرشید نے بھی مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے ساتھی کی شہادت پر گہرے غم کا اظہار کیا۔

☆ جمعیت علماً برطانیہ حلقہ ویکفیلڈ کا تعزیتی اجلاس مولانا قاری عبدالرشید کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا اسلام علی شاہ، مولانا مختیار علی شاہ، مفتی طارق علی شاہ، حافظ فاروق، حافظ لیاقت، مولانا عمر، سجاول خان، انور خان، چوہدری زمرد، چوہدری عبدالرزاق اور صوفی شیراز نے مولانا یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کو تشویشناک سانحہ قرار دیتے ہوئے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے موثر اقدامات کا مطالبہ کیا۔

☆ یو کے اسلامک مشن کارڈف برانچ کے ناظم مولانا مشتاق احمد خان، نائب ناظم شیر علی اور جنرل سیکریٹری راجہ گلریز نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا شہیدؒ کی زندگی جذبہ جہاد سے معمور تھی اور ان کی شہادت سے جو علمی خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے۔

☆ جمعیت علماً برطانیہ کے زیر اہتمام جمعہ کے اجتماعات میں علماً کرام نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے افسوسناک قتل پر سخت دکھ کر اظہار کرتے ہوئے پاکستان کی فوجی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ ان سفاک قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے مسلمانوں کی بے چینی دور کرے ورنہ حالات حکومت کے اختیار سے باہر ہوں گے۔

☆☆..............☆☆

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان

حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

کے خلفاء کرام کی فہرست

۱: ...... حضرت حافظ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ .... جنجو شریف ضلع بھکر

۲: ...... حضرت مولانا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ .... ۷ بیڈن روڈ، لاہور

۳: ...... حضرت ماسٹر محمد شادی خاں رحمۃ اللہ علیہ .... سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

۴: ...... حضرت مولانا احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... بمقام وادڑا کلاں نزد ہڑپہ ضلع ساہیوال

۵: ...... حضرت مولانا غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... ضلع جھنگ

۶: ...... حضرت حاجی محمد عبدالرشید صاحب .... مکان نمبر ۲۲۸ بی سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان

۷: ...... حضرت حافظ قطب الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... کوٹ حافظ حبیب اللہ نزد ہڑپہ ضلع ساہیوال

۸: ...... حضرت مولانا غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ .... خالق آباد تحصیل و ضلع خوشاب

۹: ...... حضرت مولانا انظر شاہ صاحب ابن حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فخر الحدیث دارالعلوم دیوبند یوپی انڈیا

۱۰: ...... حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بجنوری، بجنور یوپی انڈیا

۱۱: ...... حضرت مولانا نظر الرحمٰن صاحب .... تبلیغی مرکز رائے ونڈ، ضلع لاہور

۱۲: ...... حضرت مولانا مفتی احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ سرگودھا

۱۳: ...... حضرت مولانا عبدالغفور صاحب .... ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

۱۴: ...... حضرت مولانا محب اللہ صاحب .... لورالائی بلوچستان

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

ختمِ نبوت کانفرنس

19 ویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

12/13 اکتوبر 2000ء مطابق ۱۲/۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات جمعہ

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علما مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
	514122	7780337	5862404	829186	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان ملتان